



جون 2011ء

شائستہ شاہین

- ذکر کرنے والے بہت لگے (اہل علم)
- منبع علم عرفان و معارف انسانیات، جامع کمالات شخصیت
- مفتی محمد عبدالقیوم بڑاروی رحمۃ اللہ علیہ
- مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم بڑاروی علیہ الرحمۃ
- اور عظیم المدارس اہلسنت پاکستان
- عالم بیداری میں محرران مفتی علی محمد اوریدہ راولپی
- چاروں نئی کے یار ہیں مگر کبار ہیں (غرضی قلم)
- دینی تعلیم اور حمارے مکران
- بسم اللہ شریف کے دراز
- اسماعیل جامعہ نظامیہ رقبویہ سے 367 قارئین اتھیلی
- علامہ قریب اور حجاز کرام کے اساتذہ گرامی

جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور 042-37665030 شیخوپورہ 056-3786428

## حسن ترتیب

صفحہ	عنوان
۳	حمد باری تعالیٰ
۳	منظر وارثی
۴	نعت رسول مقبول ﷺ
۴	پروفیسر محمد حسین آسی علیہ الرحمۃ
۵	منقبت..... وقار مفتی اعظم
۵	علامہ محمد قضا تاج بش قصوری
۶	باب الحدیث (ذکر کرنے والے سبقت لے گئے)
۶	شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۹	شیخ علم و عرفان، جامع کمالات شخصیت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ
۹	پروفیسر مفتی نبیب الرحمن
۱۵	مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ اور عظیم المدارس اہل سنت پاکستان
۱۵	شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۲۱	عالم بیداری میں معراج مصطفیٰ ﷺ اور دیدار الہی
۲۱	امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
۲۹	چاروں نبی کے یار ہیں فخر کہا ہیں (آخری قسط)
۲۹	سید صابر حسین شاہ بخاری
۳۲	دینی تعلیم اور ہمارے حکمران
۳۲	ڈاکٹر فوزیہ فیاض
۳۴	بسم اللہ شریف کے راز
۳۴	فرز اندا برہم
۳۶	۳۶ سال جامعہ نظامیہ رضویہ سے 367 فارغ التحصیل علماء، قراء اور حفاظ کرام کے اساتذہ گرامی
۳۶	مرتب: حافظ محمد شہزاد ہاشمی

## حمد باری تعالیٰ

جو ملے حیاتِ خضر مجھے اور اُسے میں صرف ثنا کروں  
ترا شکر پھر بھی ادا نہ ہو ترا شکر کیسے ادا کروں

ترے لطف کی کوئی حد نہیں گنوں کس طرح کہ عدد نہیں  
نہیں کوئی حیرے سوا مرا کسے یاد حیرے سوا کروں

ترے در پہ خم رہے سر مرا تری رحمتوں پہ گزر مرا  
میں کہا کروں تُو سنا کرے تو دیا کرے میں لیا کروں

مجھے خوشبوؤں سی کلاہ دے مجھے روشنی سی نگاہ دے  
کبھی پھول بن کے مہک اٹھوں کبھی شمع بن کے جلا کروں

میں بہت عاجز و بے نوا ترے آگے میری بساط کیا  
کوئی بھول ہو تو معاف کر مجھے بخش دے جو خطا کروں

مرے ایک دامنِ عمر میں ہیں نہ جانے کتنی ہر امتیں  
مرا خاتمہ بھی بخیر ہو یہی رات دن میں دعا کروں

منظر وارثی



## نعت رسول ﷺ

ان کا خیال ہے ، مری دنیا کہیں جسے  
ان کا جہاں ہے ، مرا کعبہ کہیں جسے  
ان کے بغیر کون ہے اس کائنات میں  
مجھ سے فقیر ، مالک و مولا ﷺ کہیں جسے

در ہے انہی کا، جس کو سمجھے خدا کا در  
ان کی گلی ہے عرش معلیٰ کہیں جسے  
پیش از طلب ہی دیتے ہیں پیش از طلب حضور ﷺ  
کیا آئے لب پہ ، حرف تمنا کہیں جسے

آئے نسیم طیبہ کہ کھل جائے ہر گلی  
دل ہو کہ بارخِ خلد کا نقشہ کہیں جسے  
کون و مکان میں ہے کون ہے میرے کریم ﷺ سا  
ہاں وہ کریم ، مظہر یکتا کہیں جسے

آسی کو کیا کشائش موت و حیات سے  
آقا ﷺ ہے اپنا جان مسیحا کہیں جسے  
(پروفیسر محمد حسین آسی علیہ الرحمۃ)

## منقبت ..... وقار مفتی اعظم

نتیجہ فکر ..... علامہ محمد منشا تابش قصوری

بیان ہو مجھ سے کیا عز و وقار مفتی اعظم  
میں جان و دل سے ہوں بے شک ثار مفتی اعظم  
ہے ان کا تذکرہ چاروں طرف علم و دیانت کا  
مسلم ہے زمانے میں وقار مفتی اعظم  
مقلد بوضیف تھے ، غلام غوث اعظم تھے  
رضا کے فیض کا تھا اک بیتار مفتی اعظم  
ہو مسجد ، جامعہ ، یا ہو تلالی رضویہ کمال  
ہر اک شے میں نمایاں ہیں آثار مفتی اعظم  
وہ تنظیم المدارس کے تھے پہلے عالم اعلیٰ  
دیا یوں وقت نے تھا اختیار مفتی اعظم  
مدرس تھے معتمد تھے محقق تھے محدث تھے  
میں کہتا ہوں علم خود تھا ثار مفتی اعظم  
ہزاروں ان کے شاگردان ارشد علم کے ماہر  
قسم خیر و برکت ہیں آثار مفتی اعظم  
جو ان کی یاد میں ہر سال سیمینار کرتے ہیں  
بنا ہے ان کی رگ رگ میں پیار مفتی اعظم  
نگاہ بوالفضل سردار احمد کی کرامت سے  
بنا فیضان کا مرکز ہزار مفتی اعظم  
سکون قلب کی دولت میر ہے تجھے تابش  
کہ ازل سے تو بھی ہے مدحت نگار مفتی اعظم



## باب الحدیث .....

### ذکر کرنے والے سبقت لے گئے

شیخ الحدیث مفتی محمد صدیق بزارودی

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یسر فی طریق مکۃ فسر علی جبل یقلل لہ جمدان فقل سیروا جمدان سیرا المفردون قلوا وما المفردون یرسل اللہ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات۔

(صحیح مسلم باب الحنف علی ذکر اللہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ کے راستے میں چارہ تھے کہ آپ ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جس کو جمدان کہا جاتا تھا آپ نے فرمایا چلو یہ جمدان ہے مفردون سبقت لے گئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا مفردون کون لوگ ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور عورتیں۔

اس حدیث کا بنیادی موضوع اللہ تعالیٰ کے بکثرت ذکر کی ترغیب ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والے دوسرے لوگوں سے سبقت لے جاتے ہیں چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں۔

رسول اکرم ﷺ جب سرزمین مکہ میں سفر کر رہے تھے تو آپ نے جمدان پہاڑ کو دیکھ کر صحابہ کرام سے فرمایا یہ جمدان (پہاڑ) ہے اور یقیناً رسول اکرم ﷺ کی کوئی بات بے مقصد نہ تھی لہذا اس کا مقصد یہ ہوا کہ جس طرح ایک مسلمان کو بنی معلومات حاصل ہوں وہاں اسے جغرافیہ اور تاریخ سے بھی اپنے واسطہ اور تعلق قائم رکھنا چاہیے، دنیا کے مختلف ممالک اور ان سے متعلق تاریخی مقامات سے آگاہی بھی ایک علم ہے اور اس کے کئی فوائد ہوتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص باخبر ہو وہ اپنے ساتھیوں کو سفر کے دوران مختلف معلومات بہم پہنچاتا رہے تاکہ معلومات رکھنے والے افراد کا دائرہ وسیع ہوتا چلا جائے۔

مفردون کا لفظ یکتائی اور انفرادیت کا معنی دیتا ہے یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں وہ معاشرے کے دیگر افراد سے ممتاز ہو جاتے ہیں اور ان کو انفرادیت حاصل ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ باقی لوگوں سے سبقت لے جاتے ہیں۔

اجتھے کام کی کثرت کا ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ اس کا اجر و ثواب بکثرت ملتا ہے اور دوسرا فائدہ یہ کہ اس کے خلاف بات کو تسلط کا موقعہ نہیں ملتا۔

اس کی مثال یوں سمجھئے کہ جب کپڑا بار بار دھویا جائے تو اس پر میل کا قبضہ و تسلط نہیں ہوتا جو معمولی میل اس پر چڑھتی ہے وہ ساتھ ساتھ زائل ہوتی رہتی ہے۔ اور اگر اس کو کئی دنوں تک نہ دھویا جائے تو میل جم جاتی ہے اس کو دور کرنے کے لئے طاقت و زور کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسی طرح انسان کا نفس اور شیطان اس کو دھوکہ دیتے ہیں اور گناہوں کو مزین کر کے پیش کرتے ہیں اور جب وہ گناہ پر گناہ کرتا چلا جاتا ہے تو اس کا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے اور اس روحانی زنگ کو دور کرنے کے لئے بہت محنت و زحمت ہوتی ہے لیکن جب بندہ اپنے رب کا ذکر کثرت سے کرتا ہے تو وہ غافل نہ ہونے کی وجہ سے شیطان کے مکر و فریب کا شکار نہیں ہوتا۔

اسلام ایک جامع دین ہے اور اس میں عبادات اور ان کے ثواب کے اعتبار سے مرد و عورت کے درمیان کوئی تفریق نہیں رکھی گئی جس طرح مرد، ذکر الہی اور اعمال صالحہ سے ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے اسی طرح عورت کو بھی ان کاموں کا اجر و ثواب ملتا ہے البتہ زندگی کے مختلف میدانوں میں مرد و عورت کی ساخت کے حوالے سے ذمہ داریاں تقسیم کر دی گئی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا دائرہ عمل بتا دیا گیا ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے اجر و ثواب کی ادائیگی یا اس میں کمی زیادتی کے حوالے سے مرد و عورت کا فرق نہیں ہے اسی لئے سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ مفردون وہ مرد اور عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں یہ اعزاز صرف مردوں کو عطا نہیں کیا گیا بلکہ جو بھی اس وصف سے موصوف ہو بلا امتیاز سبقت کے مرتبہ پر فائز ہوگا۔

مجمع الزوائد میں حضرت ام انس رضی اللہ عنہا کی ایک روایت منقول ہے جس میں رسول اکرم ﷺ نے کثرت ذکر کی وصیت فرمائی ہے۔ وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا: گناہوں کو ترک کر دو، یہ سب سے اچھی ہجرت ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ تم اللہ کے بکثرت ذکر سے زیادہ اور کوئی عمل نہیں کر سکتیں۔ (مجمع الزوائد ۵/۷۷)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ کون سے جہاد کا اجر زیادہ عظیم ہے آپ نے فرمایا جس جہاد میں اللہ کا ذکر زیادہ ہو اس نے پوچھا نیک اعمال کرنے والوں میں سے کس کا اجر زیادہ عظیم ہے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہو پھر اس نے نماز، زکوٰۃ اور حج و صدقہ کے بارے میں سوال کیا تو رسول



اکرم علیہ السلام نے یہی جواب دیا کہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو حفص! ذکر کرنے والے ہر خیر لے گئے تو انہوں نے فرمایا ہاں۔ (مجمع الزوائد ۱۰/۴۷۱)

جب انسان عبادت کرتا ہے چاہے وہ نماز، روزہ ہو یا حج و زکوٰۃ ہو یا راہ خداوندی میں جہاد کرے تو اگرچہ یہ عبادات ہیں اور ان کی ادائیگی پر جہاں انسان اپنی شرعی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتا ہے وہاں اسے اجر و ثواب بھی ملتا ہے لیکن عبادات میں ریاکاری کا بھی خطرہ ہوتا ہے لہذا جو شخص جہاد کرتے وقت نماز پڑھتے وقت، صدقہ و خیرات کرتے وقت یا حج کے مناسک ادا کرتے وقت اپنے رب کو یاد رکھے گا اس کے یہ اعمال اخلاص کی دولت سے مالا مال ہوں گے اور وہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا لیکن جب یہ اعمال یا دالھی سے خالی ہوں تو شیطان اپنا حصہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور یوں یہ اعمال بیکار ہو جاتے ہیں۔

ہمیں بروقت اپنے رب کو یاد رکھنا چاہیے اور زبان پر بھی اس کی حمد و ثنا اور ذکر کے کلمات کو جاری رکھنا چاہیے تاکہ نفس و شیطان کی مکاریوں سے محفوظ اور عند اللہ محبوب ہو جائیں۔

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ  
کی دینی، ملی اور ملکی خدمات کے حوالے سے منعقدہ عظیم الشان

## مفتی اعظم سیمینار

کی کامیابی پر اراکین بزم رضا کونول کی اتھارہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں  
اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مفتی اعظم پاکستان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق  
عطا فرمائے۔ آمین

منجانب: اراکین و منتظمین روزنامہ آواز، کوٹ اڈو

منبع علم و عرفان معمار انسانیت جامع کمالات شخصیت

## مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ

پروفیسر مفتی فیض الرحمن، چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان  
استاذی و استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے عہد کے ایک  
منفرد ممتاز اور جامع الکملات شخصیت تھے آپ اسلاف کے ایثار، اخلاص، استقامت و عزیمت  
ورع و تقویٰ کا کامل مظہر، ان کی علمی وراثت کے امین، معاصرین میں اپنی ہمہ جہت شخصیت  
(Multy Dimention Personality) کی وجہ سے نمایاں و ممتاز اور اپنے اخلاف  
کے لئے اسوہ قدوہ، مثال اور یثار کا نور ہیں۔

آپ درس نظامی کے معتمد کی حیثیت سے عدیم الطیر اور جامع العلوم و جامع العقول  
والعقول تھے۔ ہر علم اور ہر فن پر آپ کو کامل عبور اور ملکہ تامہ حاصل تھا آپ نے ہر فن کی کتاب  
تدریج کے ساتھ از اول تا آخر پڑھی اور پڑھائی اور اس عمل سے بار بار گزرے، اس سے تمام علمی  
تحقیقات، نکات، لطائف، مشکل مقامات اور دقائق و غوامض آپ کو از بر تھے آپ علوم عربیہ  
و اسلامیہ کی تدریس کے مرکب نہیں بلکہ راکب تھے، آپ اس میدان کے شہسوار تھے اور ان علوم  
کی لگام آپ کے ہاتھ میں تھی ایسا تابعدار روزگار، بتہمتی دوراں، وحید العصر اور فرید الملت شخص اب  
شاید ہی نظر آئے جس نے علمی مسابقت کے میدان میں ہر جانب اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑے  
ہوں اور دور دور تک کوئی ان کی گرد راہ کو بھی پانے والا نظر نہ آئے جو بیک وقت تفسیر، حدیث، فقہ  
اور جملہ علوم و فنون عربیہ، معقول و منقول میں یدِ طولیٰ اور مہارت تامہ رکھتا ہو۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ اپنی حیات مبارکہ میں جن علمی رفعتوں اور مناصب جلیلہ  
تک پہنچے ان میں سے کچھ بھی موردِ ثناء تھا ایسا نہیں کہ آپ کو بھی سچائی مسئلہ گئی ہو اور زیب سجادہ  
بن گئے ہوں مریدین، متوسلین، مکتبین، دولت و ثروت کے انبار اور اہل عقیدت و ارادت کا جم  
غیر آپ کو ورثے میں مل گیا ہو بلکہ آپ ان لوگوں میں سے تھے جو اپنی دنیا آپ تعمیر کرتے ہیں  
اپنے لئے امکانات مواقع کا ماحول خود پیدا کرتے ہیں، یعنی وہ عہد جدید کی اصطلاح میں "Self



Made "انسان تھے۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب قدس سرہم العزیز ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو مناصب کے تعاقب میں رہتے ہیں ان کے متنی و طلبہ گار رہتے ہیں جو مناصب سے عزت و وقار اور تعارف پاتے ہیں اور منصب چھن جائے تو گوشہ گمانی میں چلے جاتے ہیں بلکہ آپ ان لوگوں میں سے تھے جن سے مناصب کو عزت ملتی ہے، عہدوں کو وقار ملتا ہے جس مقام اور مسند پر بیٹھیں اسے علامت افتخار اور نشان امتیاز بنا دیتے ہیں۔ جس مجلس علمی میں رونق افروز ہوں اس پر چھا جاتے ہیں۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے تلامذہ، محققین، متوسلین اور مکتبین کے روحانی باپ، مربی اور محسن تھے اعلیٰ مشینیں بنانا فن پارے تخلیق کرنا بلند و بالا عمارات اور یادگاریں تعمیر کرنا اور تیشہ فرہاد سے جوئے شیر کشید کرنا آسان ہے، باکمال انسان بنانا ایک مشکل ترین فن ہے، انسانی شخصیت کی تاش خراش کر کے اسے ایک پیکر کمال میں ڈھالنا اس کی شخصیت کی داخلی تہوں میں مستور فطرت کے ودیعت کردہ نقوش حلال و جمال کو نکھار کر باہر لانا، اسے پیکر علم و عمل بنانا ایک لاشی کو جو کمال بنا دینا ابن آدم کو انسان بنادینا الغرض انسانیت سازی اور شخصیت سازی یہ سب سے مشکل ترین فن ہے دراصل یہی اعجاز نبوت ہے، فیضان نبوت اور وراعت نبوت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

"الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيلكم في الجاهلية خيلكم في

الاسلام اذا فقهوا۔

یہی تربیت نبوت تھی جس نے گڈریوں، گنواروں، وحشی انسانوں اور صحراؤں اور ریگستانوں کے کینوں کو ریتی دنیا تک کے لئے علم، تہذیب، اخلاق، عدالت، صداقت، شجاعت، فیاضی، زہد و تقویٰ ایثار و اخلاص اور جان بانی و حکمرانی، الغرض عالم انسانیت کا امام بنا دیا۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب اسی وراعت نبوت کے امین تھے، وہ زر نگاہ، زر پرست و زر خرید نہیں تھے بلکہ انسانیت کے جوہر تھے۔

وہ جوہر انسانیت کے عقیدوں اور ہیروں کے شانور تھے انہیں ریت کے ٹیلوں میں سے ڈھونڈھ نکالتے تھے اور ان کی تراش خراش کے شاہکار تخلیق کرتے تھے۔

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا  
سو بار جب حقیق کٹا تب تکلیں ہوا

جوہری بدخشاں کی چٹانوں میں سے عقیق، گنیے اور ہیرے نکال کر انہیں تاج ملوک کی زینت بناتا ہے اور وارث نبی انسانیت کے ہیرے تلاش کر کے انہیں نکھار کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قابل رشک اور قابل صدا افتخار غلاموں کی صف میں لاکھڑا کرتا ہے۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لاتعداد کمنا موں اور بے ناموں کو نامور بنا دیا۔ آپ ان کے تلامذہ گرامی کی فہرست پر نظر ڈال کر دیکھئے تو سب انہوں نے کیسے کیسے شاہکار تخلیق فرمائے۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا انداز تربیت ایسا حکیمانہ تھا کہ آپ ایک جانب اپنے تلامذہ کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے ان کو بلند ہمتی کا درس دیتے تھے جن طبقات سے انہیں علمی و اعتقادی میدان میں مقابلہ درپیش تھا ان کی افرادی قوت اداروں کی ظاہری وجاہت، اسباب ظاہری کی فراوانی اور اہل اقتدار سے قربت کے مادی مظاہر کو اپنے تلامذہ کی ہمت اور عزیمت و استقلال کو قائم رکھنے کے لئے قرآن کی ان آیات مبارکہ کے مصداق بے توقیر و بے مایہ قرار دیتے تھے کہ:

واذ یومئذ یومئذ اذ التقیتم فی اعینکم قلیلاً ویقللکم فی اعینہم لیقضی

اللہ امر اکلان مقعولا۔ (سورة الانفال: ۳۳)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب تمہارے مقابلے کے وقت کافر تمہاری نظروں میں تمہیں تھوڑے کر کے دکھائے اور تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر دیا تاکہ اللہ پورا کر دے اس کام کو جو ہونا ہے۔

والذین کفروا اعمالہم کسراب بقیعة یحسبہ الظنمان ماء۔

(سورة النور: ۳۹)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال ہموار زمین میں چھپتے ہوئے ریت کی طرح ہیں جسے پیاسا پانی سمجھتا ہے۔

فاما الزبد فینہب جفاء واما ما یتفع الناس فیمکث فی الارض

(سورة الرعد: ۱۷)

ترجمہ: پس رہا جھاگ تو وہ بے فائدہ ہونے کی وجہ سے زائل ہو جاتا ہے اور رہی وہ چیز جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے تو وہ باقی رہتی ہے۔

لیکن اس کے ساتھ وہ انہیں ان کی علمی تارسانی، عملی کوتاہی اور بشری کمزوریوں کا بھی احساس



دلاتے رہتے تھے تاکہ وہ غریب نفس اور عجب نفس کے مہلک مرض میں مبتلا نہ ہو جائیں اور خائفین کو لاشیٰ سمجھ کر تامل و تغافل کا شکار ہو کر جہد مسلسل سے کنارہ کش نہ ہو جائیں۔ الغرض وہ بہت بڑے ماہر نفسیات اور باطنیات فطرت بھی تھے۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ عصیت مومنین کے داعی و مبلغ نہیں تھے جس کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ

العصية ان تعين اخاك على ظلم -

یعنی عصیت یہ ہے کہ تم حق و باطل، صواب و خطا اور عدل و ظلم کی تیز کے بغیر آنکھیں بند کر کے اپنے بھائی کے حامی و ناصر بن جاؤ۔

لیکن اس کے باوجود آپ ”صلب فی الدین“ کی علامت تھے اور یہی جذبہ صادق اپنے تلامذہ کے قلوب و اذان میں راسخ کرتے تھے تاکہ کسی بڑی سے بڑی طمع و حرص، ہوائے نفس اور خوف سے ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئے تاکہ وہ:

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف عليهم ولا يحزنون -

(سورۃ الاحقاف: ۱۳)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے تو ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

واذا عزمتم فتوكل على الله (سورۃ آل عمران: ۱۵۹)

ترجمہ: پھر جب آپ (کسی کام کا) پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کریں (اور اسے کر گزریں) کا مصداق بن سکیں اور ان میں ہر ترغیب و تحریم اور تحویف کو ٹھکرا کر باطل کے سامنے ڈٹ جانے، احقاق حق اور ابطال باطل کا حصہ موجود ہو اور وہ دین حق، مسلک اہل سنت و جماعت اور اپنے مربی کے لئے باعث توقیر و افتخار و تازش جہاں نہیں۔

حضرت استاذی قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ اپنے عہد کے ان لوگوں میں سے تھے جو معیار حق تھے حق گو تھے، حق پر ڈٹ جانے والے اور حق پر سر مٹنے والے تھے۔ راقم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کی معیت و تربیت میں گزشتہ دو عشروں میں وقت کے ہر مقتدر مطلق اور متبرک کے سامنے کلمہ حق کہنے کا شرف حاصل رہا اور حضرت قبلہ مفتی صاحب کو امام حسین، امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل، امام

مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہم کی سنت کو ادا کرتے دیکھا اور اپنوں کے علاوہ اغیار نے بھی اسے تسلیم کیا۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کے اخلاف، اولاد اجداد اور تلامذہ کے علاوہ ان کی دو عظیم یادگاریں ہیں۔

۱..... جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ کمپلیکس۔ ۲..... تنظیم المدارس (الہسنت) پاکستان ان دونوں اداروں کی تشکیل و تعمیر پر انہوں نے اپنے شباب اور عمر عزیز کا ایک ایک لمحہ صرف کر دیا۔ راقم ہی نہیں بلکہ عوام و خواص الہسنت کا ایک ایک فرد جانتا ہے کہ قبلہ مفتی صاحب بعد نماز فجر سے لے کر بعد نماز مغرب یا بعد نماز عشاء تک ادارے ہی میں رہتے اس لئے ان کی خلوت و جلوت سب کے سامنے تھی۔ میں نے سیرت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں پڑھا کہ جب انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنا چاشمین بنانے کا ارادہ فرمایا تو ان کے بارے میں اجلہ و اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آراء جانتا چاہیں جب آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ان کی بابت دریافت فرمایا تو انہوں نے فرمایا:

”عمر کا باطن ان کے ظاہر سے اچھا ہے۔“

میں بھی الحمد للہ پورے ایمان و یقین اور شرح صدر کے ساتھ بیاگ دلی کہتا ہوں کہ

”حضرت قبلہ مفتی صاحب کا باطن ان کے ظاہر سے بھی زیادہ درخشاں و تابندہ تھا“

اور سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو چہرہ بھی نورانی عطا کیا تھا۔ مفتی صاحب قبلہ دفتری ذہن، فاضل ورک اور رسوم و ضوابط مروجہ کے نہ قائل تھے نہ عادی، لیکن تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی ذمہ داری جب انہوں نے قبول فرمائی تو پھر اس میدان میں بھی نئے معیارات قائم فرمائے اور ایسی نظیر قائم کی کہ ہم فخر سے کہہ سکیں:

”هو ابو عذہ“ یعنی اپنے منفرد انداز کے وہ خود ہی موجد تھے۔

الحمد للہ! اب جامعہ نظامیہ رضویہ اپنی ظاہری و باطنی شان و شوکت، عظیم الشان قابل دید پر شکوہ عمارت اور علمی و جاہلیت کے اعتبار سے اس مقام پر ہے کہ اسے ایک یونیورسٹی کا چارٹر حکومت کی جانب سے عطا کیا جائے اور ان کے چاشمینوں کو بالخصوص اور اہل سنت و جماعت کی دینی و سیاسی قیادت کو بالعموم اسے اپنا ہدف اولین قرار دینا چاہیے۔



امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت احمد رضا خان قادری رضی اللہ عنہ کا نام لینے والے، اعراس منانے والے، ان کے مسلک پر تھلک کا دم بھرنے والے تو بہت تھے، بہت رہیں گے لیکن رضوی مشن کی جو عظیم خدمت آپ نے انجام دی ہے اس میں آپ کا کوئی ثانی اور مقابل نہیں ہے۔ فتاویٰ رضویہ، کوثر حق، تدقیق، تحقیق اور تدوین و ترتیب نو کر کے آپ نے اسے عصر حاضر سے ہم آہنگ کر دیا اور دینی دنیا تک اب یہ شاہکار لائبریری کی زینت بنا رہے گا اور موافق اور مخالف اہل علم اس سے صرف نظر نہیں کر پائیں گے آپ نے "الدولة المسکوة بالمعاداة الغیبیة، انباء الحی" کی جدید عربی اسلوب پر تدوین کی اسے اعلیٰ بین الاقوامی معیار پر کمپوز و مجلد کر کے اعلیٰ حضرت کو بین الاقوامی و بین الاسلامی علمی شخصیت کی حیثیت سے منوایا۔ اب "ویدہ کوز" کے سوا عرب و عجم کے کسی بڑے سے بڑے صاحب علم و تحقیق کے لئے اعلیٰ حضرت کی علمی وجاہت کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔

حضرت مفتی صاحب کی حیات مبارکہ ہی میں ان کا علمی و دعوتی صدقہ جاریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ کی چہار دیواری سے نکل کر قومی بین الاقوامی سطح پر پورے عالم پر پھیل چکا تھا۔ ان کے تلامذہ کرام نے جابجا اور بے قائم کیے مساجد قائم کیں، پہلے سے قائم اداروں کو جلا بخشی، دعوت و ارشاد کا کام سندرئس بقیف و تالیف، خطابت اور جدید پرنٹ الیکٹرانک میڈیا کو استعمال کر کے انجام دیا۔ ایمان کامل اور یقین و اطمینان ہے کہ مبداء فیض ازل وابد، اللہ ہی و قیوم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیل سے اپنے اس "عبدالقیوم" کے ایک نادر و خالص پوتی ایمانی اور علمی مبداء فیض کے فیض کرمی کے تسلسل کو جاری رکھے گا۔

میری مخلصانہ دعا ہے کہ قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کے بعد ان کے خلاف حاسر و کانگراں اور طائفہ متوسلین، متوسلین و متکبران ان کے صحیح جانشین ثابت ہوں اور آپ عالم برزخ سے اپنی منت شاکہ کو برگ و بار لا تا و شمر آ ورتا دیکھ کر مسرور و شادماں ہوتے رہیں۔ اللہ رب العزت سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کی زندگی اخلاص و ایثار، سعی و جہد مسلسل اور عزم و مصم سے عبارت تھی وہ اپنی ظاہری حیات کے آخری سانس تک مصروف عمل رہے ان کی حیات مبارکہ کو اگر ہم الفاظ سمیٹ کر کوئی عنوان دینا چاہیں تو وہ فقط یہی ہے "کام، کام اور صرف کام"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس راز کو سمجھنے اور اس پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

استاذ العلماء فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

## اور تنظیم المدارس (السنّت) پاکستان

تحریر شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سیدی الازہری

کوئی فرد ہو یا ادارہ اس کی کامیابی، منزل تک رسائی، اجتماعیت اور اہداف کا حصول تنظیم کا متقاضی ہوتا ہے اسی بنیاد پر اکابر اہل سنت نے مدارس دینیہ کو ایک نظام میں مربوط کرنے اور باہمی ربط و تعلق کو مضبوط کرنے کے لئے تنظیم المدارس کا قیام ضروری خیال کیا اور اس عظیم مقصد کے لئے شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ کیم فروری ۱۹۶۰ء بروز سوموار جامعہ معینیہ ذمیرہ غازیخان میں استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام جہانیاں رحمہ اللہ کی سرپرستی میں تنظیم المدارس کے نام سے مدارس اہل سنت کی تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس ۶، ۵ شوال المکرم ۱۳۷۹ھ، ۲۱ اپریل ۱۹۶۰ء کو جامعہ نعیمیہ لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں ۲۵ رکنی نصابی کمیٹی قائم کی گئی اس کمیٹی نے جامع نصاب ترتیب دیا جو مئی ۱۹۶۰ء میں نافذ ہوا۔

اس تنظیم کے سربراہ غزالی زمان رازی دوران حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ نے ان تھک محنت کی پرچہ جات تیار کرنا خود مد اوس تک پہنچانا اور وصول کرنا نتائج تیار کرنا اور سبذ کا اجراء اور ان تمام امور کے لئے خود فتنہ کا بندوبست کرنا آپ کے خلوص، للہیت اور مسلک اہل سنت کی ترقی اور فروغ کے لئے آپ کے لازوال جذبہ کی عکاسی کرتا ہے۔

لیکن بوجہ یہ سلسلہ آگے نہ بڑھ سکا حتیٰ کہ چودہ سال کا عرصہ گزر گیا اور ایک مرتبہ پھر اکابر علماء اہل سنت نے تنظیم المدارس کو وقت کی اہم ضرورت خیال کرتے ہوئے اس تنظیم کی نشاۃ ثانیہ کی ضرورت محسوس کی اور ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ ۹/ جنوری ۱۹۷۳ء بروز بدھ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں منعقدہ اجلاس میں تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے نام سے ۱۹۶۰ء میں قائم کی گئی تنظیم کی نشاۃ ثانیہ ہوئی اور اس تنظیم کو بام عروج تک پہنچانے کے لئے قرہ قال حضرت مفتی عظیم فقیہ ملت استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ کے نام نکلا قضاء و قدر کے فیصلے اپنی جگہ مسلم اور محقق ہیں لیکن غالباً اس کا ظاہری سبب یہی تھا کہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ



نے ۱۹۶۳ء سے ۱۹۷۳ء تک بارہ سال کے عرصہ میں جامعہ نظامیہ رضویہ کو جس طرح ناممکن بہ حالات میں نہ صرف قائم رکھا بلکہ رو بہ ترقی کیا اور اسی عرصہ کے دوران جمعیت علماء پاکستان کی تنظیم نو اور ترقی، فروغ کے لئے ان تھک محنت اور جدوجہد کی اس سے اہل سنت و جماعت کے تمام حلقے بخوبی آگاہ تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے لئے بھی آپ جیسی تکلفات سے آزاد اور مقصد سے جنون کی حد تک لگاؤ رکھنے والی شخصیت کی ضرورت ہے لہذا آپ کو تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کا پہلا ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا اس وقت تنظیم المدارس کے صدر استاذ الاساتذہ مفتی اعظم محدث کبیر حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد رحمہ اللہ تھے۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے ۲۷ سال کا عرصہ بطور ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس کی ذمہ داریوں کو باحسن طریق انجام دیا اس دوران حضرت مفتی اعظم ابوالبرکات سید احمد، غزالی دوران حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی، شیخ القرآن علامہ غلام علی اکڑاوی رحمہم اللہ اور جانشین غزالی دوران علامہ پروفسر سید مظہر سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ تنظیم المدارس کے صدر رہے اور پھر اکتوبر ۲۰۰۱ء سے ۲۶ اگست ۲۰۰۳ء تک ایک سال دس ماہ کا عرصہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تنظیم المدارس کے صدر رہے۔

آپ نے تنظیم المدارس کے فورم سے مدارس کے مسائل کو کس حسن و خوبی سے حل کیا تنظیم کے نظام کو کس طرح خوش اسلوبی سے چلایا اور حصول مقاصد میں کس قدر کامیابی حاصل کی تفصیل میں جانے سے پہلے اجمالاً ارباب علم و دانش اور عقل و شعور کی دولت سے مالا مال حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے ۲۷ سال کا طویل عرصہ بطور ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس کا کام کیا اور آپ کی کارکردگی کو سلام کرتے اور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مجلس عاملہ اور شوروی کو بار بار دستور میں تبدیلی کرنا پڑی تاکہ تنظیم حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی خدمات جلیلہ اور اخلاص پر مبنی مساعی سے محروم نہ ہو جائے۔ کسی شخص کی کسی ادارے کے لئے بے لوث اور ان تھک خدمات اور مقاصد میں کامیابی کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔

ہر دینی مدرسہ اپنی جگہ ایک خود مختار سٹیٹ ہوتا ہے۔ لہذا مدارس دینیہ کو ایک نظام کا پابند بنانا ایک نصاب پر جمع کرنا جب کہ علماء کرام کی فکر اور سوچ کا متنوع ہونا مسلم ہے کہیں حدود و جہت امت پر بندی اور کہیں ملکی جدت کے کوچہ کا طواف زوروں پر، کہیں بزرگوں کے تکلفات سے بری اور

سادہ نظام سے استدلال کے ذریعے دور حاضر کے تقاضوں سے نفرت، یہ تمام چیزیں تھے جن کی موجودگی میں پورے ملک کے مدارس کو اتفاق کی شاہراہ پر ڈالنا جان جو کھوں کے مترادف تھا۔ علاوہ ازیں دوسری جانب کالجوں اور یونیورسٹیوں کا وہ طبقہ جو دینی مدارس کی اساتذہ کو وہ مقام دینے کا مخالف تھا جو ان کی اپنی سندھات کو حاصل ہے اور دوسری طرف ارباب اقتدار کا دین بیزاری پر مبنی رویہ تنظیم المدارس کے راستے میں رکاوٹ تھا۔ علاوہ ازیں غیر سرکاری تنظیم ہونے کی وجہ سے تنظیم المدارس کے ارباب اختیار کو محض اخلاقیات کا سہارا لینا پڑتا تھا اور اخلاقی بنیاد پر تنظیم کے لئے فز کی فراہمی مشکل تھی۔

لیکن حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے اس چیلنج کو قبول کیا اور وہ سب کچھ کر دکھایا جو جوئے شیر لانے کے مترادف تھا اور جسے حالات کے تناظر میں عقلاً سمجھا جاتا تھا۔

یہاں یہ بات بھی عرض کرنا ضروری ہے کہ کسی قومی تنظیم یا ادارے کے تنظیم کے لئے جو خوش بیاں ہونی چاہئیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ کو ان کا وافر حصہ عطا فرمایا تھا مثلاً اللہیت جذبہ محنت، مقصد سے لگن، دیانت و امانت، حسن انتظام، طبیعت میں ضرورت کی حد تک سختی اور اپنے عملے پر مناسب حد تک اعتماد وغیرہ۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے نظامت علیا کے منصب کو عزت بخشی تو اس وقت جب کہ آپ کو کسی قابل اعتماد نائب کی سہولت بھی حاصل نہ تھی خود اپنے ہاتھوں سے تمام امور انجام دیئے ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ میں تنظیم کی تشکیل نو کے صرف آٹھ ماہ میں درجہ عالیہ کے امتحانات مکمل کر لئے اور شعبان المعظم ۱۳۹۴ھ میں امتحان کا انعقاد ہو گیا اور آئندہ سال یعنی ۱۹۷۵ء میں سالانہ امتحان میں مقالہ بھی شامل کر دیا اور اسی قلیل عرصہ میں نصاب تعلیم تیار ہو گیا۔ دستور مرتب ہو گیا سند کا خاکہ منظور ہو گیا الحاق فارم اور دیگر تمام ضروری لٹریچر طباعت کے بعد منظر عام پر آ گیا۔

ابھی تنظیم المدارس کی تشکیل نو کو ایک سال کا عرصہ بھی نہ گزرا تھا کہ مدارس کو حکومتی کلچر میں جکڑنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رائے کی صدارت میں منصوبہ بندی ہوئی تو دنیا نے دیکھا کہ تنظیم المدارس کا ناظم اعلیٰ جو اپنے تعلیمی ادارے جامعہ نظامیہ رضویہ کے مسائل میں سخت الجھا ہوا ہے لیکن تنظیم المدارس کے مسائل سے غافل نہیں ہے آپ نے ایک طرف حضرت استاذ العلماء یادگار اسلاف علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب زید مجدہ کی خدمات حاصل کیں تاکہ حکومتی منصوبوں سے کما حقہ آگاہی کی جاسکے اور دوسری جانب لاہور میں نہایت مقتدر شخصیات صدر تنظیم



المدارس مفتی اعظم پاکستان علامہ سید ابوالبرکات شارج بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی اور مفکر اسلام حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمہم اللہ اور دیگر علماء کی مشاورت سے فوری طور پر مجلس عاملہ کا اجلاس بلا دیا۔ اور بحث و تجویز کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ مدارس کی آزادی کو دائرہ پر نہیں لگایا جائے گا لیکن حکومت کی اچھی اور مبنی بر اصلاح تجاویز کو مسترد بھی نہیں کیا جائے گا۔

یہاں یہ بات بھی عرض کرتا چلوں کہ حکومت کی آنکھوں میں آنکھیں کا ڈال کر بات کرنا اور مدارس و دینیہ کی جرات مندی کے ساتھ ترجمانی کرنا حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا طرہ امتیاز تھا لیکن آپ نے حکومت سے تصادم کی راہ کبھی اختیار نہیں کی کیونکہ تنظیم المدارس کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے یہی بات آپ کے لئے مناسب اور مبنی بر حکمت تھی اور یہی طریق کار مدارس کے لئے مفید ہے۔ مجھے اس سلسلے میں مفسر قرآن مفکر اسلام علامہ سید ریاض حسین شاہ مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت کا وہ جملہ ہمیشہ یاد رہتا ہے جو انہوں نے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے ختم قل کے موقع پر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں اپنے خطاب کے دوران فرمایا تھا۔

انہوں نے کہا حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے حکومت سے بائیکاٹ کی راہ اپنانے کی بجائے کانٹوں سے امن بچاتے ہوئے حکومتی ایوانوں میں اپنا موقف پیش کیا اور مسائل حل کرائے۔

شہادتِ عالیہ کی منظوری کا مرحلہ بہت کٹھن مرحلہ تھا آپ فرماتے تھے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کے بار بار بلانے کے باوجود یونیورسٹیوں کے شعبہ ہائے عربی و اسلامیات کے سربراہان اسلام آباد اجلاس میں شرکت کے لئے آمادہ نہ ہوئے تھے جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی یونیورسٹیوں کی طرف سے تنظیم المدارس اور دیگر وفاتوں کی اسناد کا معاملہ پسند نہیں کرتے تھے لیکن جب حکومتی نمائندہ وفد اکثر ہالے پونا کی قیادت میں جامعہ نظامیہ رضویہ آیا اور اس نے تنظیم المدارس کا تمام ریکارڈ چیک کیا تو اس وفد کو اقرار کرنا پڑا کہ تنظیم المدارس کا یہ نظام امتحان اور نصاب کسی بھی طرح یونیورسٹیوں کے نظام سے کم نہیں حالانکہ وہاں سرکاری وسائل پانی کی طرح بہائے جاتے ہیں۔ آپ نے پچھلے درجہ تانویہ عامہ ثانویہ خاصہ اور عالیہ کی اسناد کے معاملہ کے لئے بھرپور کوشش جاری رکھی۔

سندعات اور تنظیمی فنڈ کی حفاظت جس امانت و دیانت کی متقاضی تھی حضرت مفتی صاحب اسی امانت و دیانت کے وصف سے سرشار تھے شعبہ امتحان کے سربراہ علامہ غلام محمد سیالوی جانتے ہیں کہ اس سلسلے میں حضرت مفتی صاحب کس قدر سخت تھے وہ فرماتے تھے شعبہ امتحان کو خود وسائل پیدا

کرنا چاہیے میں مرکز سے ہرگز فنڈ نہیں دوں گا حقیقت یہ کہ ایک ایک پائی جمع کرنے کی مثال آپ پر صادق آتی ہے اسی دیانت و امانت کے نتیجے میں تنظیم اپنے دفاتر کے لئے عمارت خریدنے کی پوزیشن میں ہوئی اس دور میں تو تنظیم کے لئے عطیات کا سلسلہ بھی نہیں تھا یہ محض حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی کفایت شعاری کا نتیجہ تھا۔

ڈاک کی آمد و رفت کے بارے میں آپ بہت حساس تھے۔ سربراہ بھی پوچھ لیتے اور ان الفاظ کے ساتھ توجہ دلاتے ”میرے بھائی ڈاک کا جواب وقت پر دے دیا کرو“ حتیٰ کہ جب مرکزی دفتر جامعہ نعیمیہ میں چلا گیا اور تمام ذمہ داری ناظم اعلیٰ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی کے کاندھوں پر آگئی تو اس وقت بھی مجھے یاد ہے ایک دن ناظم دفتر مولانا محمد اسلام سعیدی جب جامعہ نظامیہ رضویہ میں آئے تو آپ نے فرمایا ”اسلام صاحب ڈاک کا جواب دینے میں کوتاہی نہ کرنا۔“

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے مدارس کے لئے ذکوۃ فڈ کے حصول کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ ایک غیر متعلق صاحب نے حکمہ ذکوۃ کے دفتر میں مدارس اہل سنت کی فہرست جمع کرائی جس میں جعلی ناموں کا اندراج کیا گیا جب حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے دیکھا تو آپ نے فرمایا وہ شخص فہرست دینے والا کون ہوتا ہے تنظیم کا ناظم اعلیٰ میں ہوں میں فہرست دوں گا۔ اسلام آباد میں میٹنگ تھی آپ کسی ذاتی مصروفیت کی وجہ سے نہ جاسکے تو حضرت علامہ مفتی نبیب الرحمن اور راقم کو بھیجا اور فون پر ڈاکٹر حنیف سے کہا تم دوسرے لوگوں کو دو دو تین تین آدمیوں کا کرایہ دیتے ہو اور تنظیم المدارس کے صرف ایک نمائندہ کو کرایہ دیتے ہو یہ امتیازی سلوک کیوں ہے چنانچہ ڈاکٹر محمد حنیف نے کہا دو آدمیوں کا کرایہ دیں گے یہ ہے وہ جرات جو کسی ادارے کے سربراہ کے لئے ضروری ہے تاکہ کوئی ان کے حق پر ڈاک نہ ڈال سکے۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی کامیابی کا ایک راز یہ تھا کہ آپ اپنے ماتحت عملہ کی تربیت بھی فرماتے تھے اور ان پر بھرپور اعتماد بھی فرماتے تھے راقم نے ۲۶، ۲۵ سال تنظیم کے مرکزی دفتر میں ڈیوٹی دی اور اس بات کا بخوبی مشاہدہ کیا لیکن اس اعتماد کے باوجود آپ کی گرفت مضبوط رہتی تھی۔ اور ناظم دفتر کے سرپرستی کی تلواریں ہر وقت لٹکتی رہتی تھی جو اس ادارے کی کامیابی کا راز ہے آپ نے تنظیم المدارس کے سربراہ کی حیثیت سے صرف تنظیم کے مسائل کو سامنے نہ رکھا بلکہ اس تنظیم کو اہل سنت کے وسیع تر مفاد میں استعمال کیا چونکہ مجلس شوریٰ کے اجلاس میں ملک بھر اور آزاد کشمیر سے بھی علماء کرام تشریف لاتے تھے اور بھرپور اجلاس ہوتے اس لئے آپ اس موقع پر



حضرت علامہ شاہ احمد نورانی اور حضرت علامہ عبدالستار خان نیازمی رحمہما اللہ کو دعوت دیتے اور بالخصوص صوبہ بلوچستان اور صوبہ سرحد کے علماء کی ان قائدین کے ساتھ الگ نشست رکھتے تاکہ ان پسماندہ علاقوں میں جمعیت علماء پاکستان کو فروغ حاصل ہو اسی طرح تنظیم المدارس کے سطح سے آپ نے اہل سنت کو میدان تحریر کی طرف متوجہ کرنے کی بھی بھرپور کوشش کی۔ اور الحمد للہ اس وقت اہل سنت اس میدان میں قابل فخر کام سرانجام دے رہے ہیں۔

تنظیموں کی دنیا میں ایک اور بات جس کا عام طور پر فقدان نظر آتا ہے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی یعنی خود کام کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں سے کام لینا تاکہ مستقبل کے لئے افراد تیار ہو سکیں آپ نہ تو خود ہاتھ دھو کر بیٹھ جاتے اور نہ ہی سارا کام خود کرتے بلکہ آپ نے اعتدال کا راستہ اختیار کیا جس کا قائدہ یہ تھا کہ آپ کی عدم موجودگی میں تنظیمی امور کی انجام دہی میں قطل نہیں آیا تھا غالباً ۱۹۷۹ء میں جب تنظیم کا امتحان کینسل کر دیا گیا تو کچھ حضرات نے تنظیم کو نوٹس جاری کر دیا مین اسی وقت آپ انگلی بند تشریف لے جا رہے تھے لیکن الحمد للہ! آپ کے ماتحت عملہ نے عدالت میں کیس کی پیروی کی اور بعض لوگوں کی خواہش کے علی الرغم متبادل امتحان کا انعقاد بھی کیا اہل سنت و جماعت کی تنظیموں کو افراد تیار کرنے کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ نے تنظیم المدارس کے حوالے سے اپنے فرض منصبی کو خوب سمجھا یا اس کے لئے وقت دیا اور اشد ضرورت کے بغیر اپنے ٹیشن کو نہ چھوڑا حتیٰ کہ بعض پروگراموں میں اپنا نمائندہ بھیجے اور خود جامعہ میں تشریف رکھتے تاکہ باہر سے آنے والے علماء کرام کسی پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے اس جذبہ ایثار کو پیش نظر رکھنے اور اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے فرض منصبی با حسن طریق پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

## عالم بیداری میں معراج اور دیدارِ الہی

تحریر: امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 علماء کرام و ائمہ دین نے اپنی تصانیف جلیلہ میں نبی کریم ﷺ کا شب معراج مبارک عرش عظیم تک تشریف لے جانا، بلکہ اس سے بھی زائد تصریحات جلیلہ کا ذکر کیا ہے اور یہ سب کی سب احادیث شریفہ ہیں۔

اگرچہ احادیث مرسل یا ایک اصطلاح پر مفصل ہیں اور حدیث مرسل و مفصل باب فضائل میں بالاجماع مقبول ہیں خصوصاً جب کہ ناقلین ثقہ و عادل ہیں۔

امام اجل سیدی محمد یوسفی قدس سرہ "قصیدہ بردہ شریف" میں فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ:

"حضور ﷺ رات کے ایک تھوڑے سے حصے میں حرم مکہ معظمہ سے بیت الاقصیٰ کی طرف تشریف فرما ہوئے جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند چلے اور حضور ﷺ اس شب میں ترقی فرماتے رہے یہاں تک کہ قاب قوسین کی منزل پر پہنچے، جو نہ کسی نے پائی نہ کسی کو اس کی ہمت ہوئی۔

حضور ﷺ نے اپنی نسبت سے مقامات کو پست فرما دیا، جب حضور ﷺ رفع کے لیے مفروضہ علم کی طرح نداء فرمائے گئے، حضور ﷺ نے ہر ایسا فخر جمع فرمایا جو قابل شرکت نہ تھا اور حضور ﷺ ہر اس مقام سے گزر گئے جس میں اوروں کا نجوم نہ تھا، یا یہ کہ حضور ﷺ نے سب فخر بلا شرکت جمع فرمائے اور حضور ﷺ تمام مقامات سے بے مزاحم گزر گئے یعنی عالم امکان میں جتنے مقام ہیں حضور ﷺ سب سے تھا گزر گئے کہ کسی دوسرے کو یہ امر نصیب نہ ہوا۔

علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہاں تک حجاب طے فرمائے کہ حضرت عزت کی جناب میں قرب مطلق کامل کے سبب کسی ایسے کے لیے جو سہت کی طرف دوڑے، کوئی نہایت نہ چھوڑی اور تمام عالم وجود میں کسی طالب بلندی کے لئے کوئی جگہ عروج و ترقی یا اٹھنے بیٹھنے کی باقی نہ رہی۔

بلکہ حضور ﷺ عالم امکان سے تجاوز فرما کر مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچے تو حضور



ﷺ کے رب نے حضور ﷺ کو وحی فرمائی۔

امام ہمام ابو عبد اللہ شرف الدین محمد قاسم قدس سرہ "ام القری" میں فرماتے ہیں:

"حضور ﷺ کو قاب قوسین تک ترقی ہوئی اور یہ سرداری ملا ذوال ہے یہ وہ مقامات ہیں کہ آرزوئیں ان سے تھک کر گر جاتی ہیں ان کے اس طرف کوئی مقام نہیں۔

امام ابن حجر مکی قدس سرہ اس کی شرح "افضل القری" میں فرماتے ہیں:

"بعض ائمہ نے فرمایا شب اسراء دس معراجیں تھیں۔ "سات ساتوں آسمانوں میں، آٹھویں سدرۃ القہر" نویں مستوی اور دسویں عرش تک۔

سیدی علامہ عارف باللہ عبداللہ نقی تالیسی قدس سرہ القدسی نے "حدائقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ" میں سے اسے نقل فرما کر مقرر رکھا کہ معراجیں دس ہیں، دسویں عرش و دیدار تک۔

نیز "شرح ہمزیہ" امام مکی میں ہے:

"جب سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا دی گئی کہ صبح و شام ایک ایک مہینے کی راہ پر لے جاتی ہے، ہمارے نبی کریم ﷺ کو براق عطا ہوا کہ حضور ﷺ کو فرش سے عرش تک ایک لمحہ میں لے گیا اور اس میں ادنیٰ مسافت سات ہزار برس کی راہ ہے اور وہ جو مسافت عرش سے اوپر مستوی و رف رف تک ہے، اسے تو اللہ تعالیٰ ہی جانے۔"

نیز اسی "شرح ہمزیہ" امام مکی میں ہے:

جب کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دولت کلام عطا ہوئی، ہمارے نبی کریم ﷺ کو ویسے ہی شب اسراء اور زیارت قرب اور چشم سر سے دیدار الہی۔

اس کے علاوہ اور بھلا کہاں کوہ طور! جس پر موسیٰ علیہ السلام سے مناجات ہوئے اور کہاں مافوق العرش! جہاں ہمارے پیارے نبی ﷺ سے کلام ہوا اور حضور اکرم ﷺ نے اپنے جسم پاک کے ساتھ بیداری میں شب اسراء آسمانوں تک ترقی فرمائی، پھر سدرۃ القہر، پھر مقام مستوی، پھر عرش و رف و دیدار تک۔

علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی رحمۃ اللہ علیہ "تعلیقات افضل القری" میں فرماتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ کی معراج بیداری میں بدن و روح کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک

ہوئی، پھر آسمانوں پھر سدرہ پھر مستوی پھر عرش و رف تک۔"

"فتوحات احمدیہ شرح الہمزیہ" میں ہے:-

حضور سید عالم ﷺ کی ترقی شب اسراء بیت المقدس سے ساتوں آسمان اور وہاں سے اس

مقام تک جہاں تک اللہ نے چاہا مگر راجح یہ ہے کہ عرش سے آگے تجاوز نہ فرمایا۔

اسی میں ہے کہ معراجیں شب اسراء دس ہوئیں سات آسمانوں میں، آٹھویں سدرہ، نویں مستوی اور اور دسویں عرش تک، مگر ادیان معراج کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمایا۔

جب حضور اقدس ﷺ ساتوں آسمان سے گزرے، سدرہ حضور ﷺ کے سامنے بلندی مکی اس سے گزر کر مقام مستوی پر پہنچے پھر حضور ﷺ عالم نور میں ڈالے گئے وہاں ستر ہزار پردے نور کے طے فرمائے ہر پردے کی مسافت پانچ سو برس کی راہ کے برابر، پھر ایک سبز چھوٹا حضور ﷺ کے لئے لٹکایا گیا، حضور ﷺ اس پر ترقی فرما کر عرش تک پہنچے اور عرش سے اوپر گزرنے فرمایا، وہاں اپنے رب سے "قلب قوسین او ادنیٰ" پایا۔

حضرت شیخ سلیمان نے عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمانے کو ترجیح دی۔

امام ابن حجر مکی وغیرہ کی عبارات میں فوق العرش و لامکان کی تصریح ہے لامکان یقیناً فوق العرش ہے اور حقیقتاً دونوں قولوں میں کچھ اختلاف نہیں۔

عرش تک منجائے مکان ہے اس سے آگے لامکان ہے اور جسم نہ ہوگا مگر مکان، تو حضور اقدس ﷺ جسم مبارک سے منجائے عرش تک تشریف لے گئے اور روح اقدس نے وراء الوداء تک ترقی فرمائی، جسے ان کا رب جانے جو لے گیا اور پھر وہ جانیں جو تشریف لے گئے۔ اسی طرف کلام شیخ اکبر رضی اللہ عنہ میں اشارہ عنقریب آتا ہے کہ ان پاؤں سے سیر کا معنی عرش ہے تو سیر قدم عرش پر ختم ہوئی نہ اس لئے کہ سیر اقدس میں معاذ اللہ کوئی کمی رہی بلکہ اس لیے کہ تمام اماکن کا احاطہ فرمالیا۔

اوپر کوئی مکان ہی نہیں جسے کہیں کہ قدم پاک وہاں پہنچا اور سیر قلب انور کی انتہاء۔ قوسین۔

اگر کسی کو دوسرے گزرے کہ عرش سے دور کیا ہوگا کہ حضور ﷺ نے اس پر تجاوز فرمایا؟

تو امام اجل سیدی علی وفارضی اللہ عنہ کا ارشاد سیکھ جسے امام عبدالوہاب شمرانی نے کتاب

"البواقیت والجواهر فی عقائد الکابر" میں نقل فرمایا ہے:

"فرماتے ہیں کہ مردہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے، افلاک و جنت اور



دورخ بھی چیزوں محدود و مقید کر لیں بلکہ مردود ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اسے موجود عالم جل جلالہ کی عظمت کی قدر رکھ لگی۔

امام علامہ احمد قسطلانی "مواہب لدنیہ" اور علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ کے خصائص سے ہے کہ حضور ﷺ نے اللہ کو اپنی آنکھوں سے بیداری میں دیکھا۔"

یہی مذہب رائج ہے اور اللہ نے حضور ﷺ سے اس بلند و بالا مقام میں کلام فرمایا جو تمام ممکنہ سے اعلیٰ تھا بے شک ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"شب اسراء میں مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں، بلکہ اس سے کم فاصلہ رہ گیا۔"

اسی کتاب میں مزید ہے کہ علماء کو اختلاف ہوا کہ معراج ایک ہے یا دو۔

ایک معراج روح و بدن اقدس کے ساتھ بیداری میں اور ایک مرتبہ خواب میں یا بیداری میں روح و بدن اقدس کے ساتھ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک پھر خواب میں وہاں سے عرش تک، اور حق یہ کہ وہ ایک ہی اسراء ہے اور سارے قصے میں یعنی مسجد الحرام سے عرش اعلیٰ تک بیداری میں روح و بدن اطہر کے ساتھ ہے۔

ہجو علماء محدثین، فقہاء و متکلمین سب کا یہی مذہب ہے معراج میں دس ہوئی، دسویں عرش تک صحیح بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میرے ساتھ جبرائیل نے سدرۃ المنتہیٰ تک عروج کیا اور جب رب العزت نے "دنسی فسدلی" فرمایا تو فاصلہ دو کمانوں بلکہ ان سے کم کا رہا "تدلی" بالائے عرش تھی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

علامہ شہاب خفاجی "نیم الریاض" شرح شفاء امام قاضی عیاض "میں فرماتے ہیں:

"حدیث معراج میں وارد ہوا کہ جب حضور اقدس ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پہنچے جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام رف رف لے کر حاضر ہوئے وہ رف رف حضور ﷺ کو لے کر عرش تک اڑ گیا صحیح حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ حضور شب اسراء جنت میں تشریف لے گئے اور عرش تک پہنچے یا عالم کے اس کنارے تک کہ آگے لامکان ہے اور یہ سب بیداری میں مع جسم

مبارک تھا"

حضرت سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ "فتوحات مکیہ" باب ۳۱۲ میں فرماتے ہیں:

"کہ رسول اللہ ﷺ کا خلق عظیم قرآن تھا اور حضور ﷺ اسماء الہیہ کی خود خصلت رکھتے تھے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی صفات مدح سے عرش پر استواء بیان فرمایا تو اس نے اپنے حبیب ﷺ کو بھی اس مفت "استوی علی العرش" کے پرتو سے مدح و منفعت بخشی کہ عرش وہ اعلیٰ مقام ہے جس تک رسولوں کا اسراء منتهی ہوا اور اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ کا اسراء مع جسم مبارک تھا کہ اگر خواب ہوتا تو اسراء اور اس مقام استواء علی العرش تک پہنچنا مدح نہ ہوتا نہ گنوار اس پر انکار کرتے۔"

امام علامہ عارف باللہ عبدالوہاب شمرانی قدس سرہ الربانی "کتاب البواقیت والجواهر" میں حضرت موصوف سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا بطور مدح ارشاد فرماتا:

"یہاں تک کہ میں مستوی پر بلند ہوا۔"

ای امر کی طرف اشارہ ہے کہ قدم جسم سے سیر کا منتہی عرش ہے۔

اس تمام کا خلاصہ یہ کہ حضور اقدس ﷺ کو معراج بیداری کے عالم میں اور جسم مبارک کے ساتھ ہوئی۔

آپ زمین سے آسمان تک اور پھر اس کے بعد جہاں تک اللہ تعالیٰ عز و جل نے چاہا، جسم مبارک کے ساتھ تشریف لے گئے ایمان کا امتحان تو واقعہ معراج پر ہے کہ اتنے تھوڑے سے وقفہ میں بیداری کے عالم میں جسم اطہر کے ساتھ عرش سے بھی آگے لامکان تک، بلکہ لامکان سے بھی بڑھ کر جہاں تک ان کے رب نے چاہا تشریف لے گئے۔

حضور ﷺ کی سیر کو تسلیم کرنا اور اس کی تصدیق کرنا ایمان کی علامت ہے یہ نسبت عالم اور روحانیت میں تحقیق شدہ ہے وہ زمانہ کی تنگ دامانی اور اطراف سے بالائے، بزرگان المل کشف و شہود نے اسے صریحاً بیان فرمایا ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا۔

ایمان کا تقاضا ہے کہ واقعہ معراج کی خبر سننے ہی بلا توقف و تامل اس واقعہ کی حقیقت و کیفیت کو یقینی طور پر مان لیا جائے۔

اس میں ذرہ بھر تردد و غلبان نہیں ہونا چاہیے اس حقیقت کو عارفان حق اور بشریت کے



پردے سے بے نیاز بزرگان دین اچھی طرح جانتے ہیں کہ جہاں بچی محبت، پختہ یقین اور کامل ایمان ہوتا ہے وہاں تردد و تامل حائل نہیں ہوتے، یہاں تو سننا اور ایمان لانا ہوتا ہے۔

امام احمد "مسند" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا"

امام علامہ جلال الدین سیوطی "خصائص الکبریٰ" اور علامہ عبدالرؤف مناوی "تیسیر شرح جامع مصنف" میں فرماتے ہیں:

یہ حدیث سند صحیح ہے۔

ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دولت کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا۔ مجھ کو شفاعت کبریٰ و حوض کوثر سے فضیلت بخشی۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"مجھے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی دوستی دی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام فرمایا اور تمہیں اے محبوب امولہ بخشا کہ بے پردہ و حجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔"

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سدرۃ المنتہی کا وصف بیان فرما رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضور نے اس کے پاس کیا دیکھا؟ فرمایا: مجھے اُس کے پاس دیدار ہوا۔

"ترمذی شریف" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم بنو ہاشم اہل بیت رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہیں کہ بے شک محمد ﷺ نے اپنے رب کو دوبارہ دیکھا۔

ابن اسحاق عبداللہ بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں!

"جامع ترمذی" و "معجم" میں عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

نے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ ان کے شاگرد کہتے ہیں میں نے عرض کیا: "کیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں!"

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کلام رکھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوستی اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے دیدار رکھا اور بے شک حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دوبارہ دیکھا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: "حدیث حسن ہے"

امام نسائی اور امام خزیمہ و حاکم و بیہقی کی روایت میں ہے کیا حضرت ابراہیم کے لیے دوستی اور حضرت موسیٰ کے لیے کلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ حیرت ہے؟ حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے امام قسطلانی و ذرقانی نے فرمایا اس کی سند جید ہے

"طبرانی" (معجم اوسط) میں روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے:

"بے شک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دو بار اپنے رب کو دیکھا ایک بار اس آنکھ سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔"

امام سیوطی و امام قسطلانی و علامہ شافعی و علامہ ذرقانی فرماتے ہیں:

"اس حدیث کی سند صحیح ہے"

امام الامام ابن خزیمہ و امام بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:

"بے شک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔"

امام احمد قسطلانی و عبدالباقی ذرقانی فرماتے ہیں: "اس کی سند قوی ہے"

محمد بن اسحاق کی حدیث میں ہے کہ مروان نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

"کیا محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں!"

"مصنف عبدالرزاق" میں ہے کہ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ قسم کھا کر فرمایا کرتے:

"بے شک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔"

اسی طرح امام ابن خزیمہ حضرت عروہ بن زبیر جو کہ حضور اقدس ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں، راوی ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کو شب معراج میں دیدار لائے ہوتا مانتے اور ان پر اس کا انکار سخت گراں گزرتا۔

یونہی کعب احبار، عالم کتب سابقہ، امام ابن شہاب زہری قرشی، امام مجاہد مخزومی کی، امام عکرمہ



بن عبد اللہ مدنی ہاشمی، امام عطاء بن رباح قریشی مکی اور استاد امام ابو حنیفہ و امام مسلم بن صبیح الوافعی وغیرہ ہم جمع تلاذہ عالم قرآن حبر الامہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے امام خلال "کتاب السنۃ" میں اسحاق بن مردی سے راوی ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت (دیدار) کو ثابت مانتے ہیں اور اس کی دلیل میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

میں نے اپنے رب کو دیکھا، نقاش اپنی تفسیر میں اس امام سند الامام رحمۃ اللہ علیہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کا معتقد ہوں۔"

نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا..... دیکھا..... دیکھا..... دیکھا..... دیکھا..... یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔"

امام ابن الخطیب مصری "مواہب شریف" میں فرماتے ہیں:

"امام محرمی بن راشد بصری اور ان کے سوا اور علماء نے اس پر جزم کیا اور یہی مذہب امام اہل سنت امام ابو الحسن اشعری اور ان کے غالب پیروؤں کا ہے۔"

علامہ خفاجی "تسیم الریاض شرح شفاۃ امام قاضی عیاض" میں فرماتے ہیں:

"مذہب اصح و راجح یہی ہے کہ نبی ﷺ نے شب اسراء اپنے رب کو چشم سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابہ کرام کا مذہب ہے۔"

امام نووی "شرح صحیح مسلم" میں بھر علامہ محمد بن عبد الباقی "شرح مواہب" میں فرماتے ہیں:

"جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شب معراج اپنے رب کو انہیں آنکھوں سے دیکھا۔"

اگر ائمہ متاخرین کے اقوال کو الگ الگ نقل کیا جائے تو ایک دفتر درکار ہے یہاں ائمہ متاخرین کے جدا جدا اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حدیث سے خارج ہیں۔

تمام کا خلاصہ یہ کہ حضور اقدس ﷺ نے شب معراج میں اپنے سر کی آنکھوں سے عالم بیداری میں اپنے رب عزوجل کا دیدار فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

## چاروں نبی کے یار ہیں فخر کبار ہیں (۲ خری قسط)

تحریر: سید صابر حسین شاہ بخاری

حضرت مولانا محمد غازی گولڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء) ایک وہابی کارڈ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ایسا ہی اللہ جل شانہ، محمد، چار یارہ حاجی شیخ المحرفید کہنے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں ہمارے قیاس میں مطلب اس کلام کا یہ ہے کہ اللہ جل شانہ واحد ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ سچے پیغمبر ہیں اور خلفاء اربعہ کی خلافت برحق ہے اور یہ بزرگ یعنی بابا صاحب رضی اللہ عنہ خدا کا مقبول بندہ ہے، حاصل یہ ہوا کہ ہم دہری، مشرک، کافر، رافضی، خارجی، وہابی نہیں ہم سچے سنی مسلمان ہیں جیسا کہ یہ مقبول بندہ تھا پس ہمارا مذہب اسی بزرگ کا مذہب ہے، علیحدہ مذہب نہیں، کوئی شخص توحید اور رسالت کے اقرار کرتے سے مشرک کافر کیسے کہا جاسکتا ہے؟

(عالمہ بردوسالہ مطبوعہ داولپنڈی ۱۹۶۷ء ص ۱۳)

اسی تناظر میں شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء) فرماتے ہیں: "ہاوا صاحب رضی اللہ عنہ کے دروازہ کو بستی دروازہ کہنا اس سے گزرنے والوں کو بستی یقین کرنا برحق ہے کیونکہ وہاں سے گزرنے والوں کے الفاظ یہ ہوتے ہیں اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید جن سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان، اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان، رسول اللہ ﷺ کے چار یاروں پر ایمان اور اولیاء کرام پر ایمان کا اقرار کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔ پھر بہشت کے حصول کی خاطر اور دوزخ سے محفوظ رہنے کی غرض ہے وہاں حاضری دینا آخرت اور اس کی سزا جزاء پر بھی اظہار ایمان ہوتا ہے۔ یہ تمام ارکان ایمان ان لوگوں میں موجود ہوتے ہیں تو یقیناً بستی ہیں۔"

(انوار قریہ مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء ص ۱۷۲ تالیف مولانا قاری غلام احمد سیالوی)

حضرت مولانا محمد غازی گولڑوی علیہ الرحمہ اور حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ نے مستدرجہ بالا عبارات میں اہل سنت کے عقیدہ کی کیسی خوبصورت وضاحت فرمائی ہے کہ چار یار سے مراد خلفائے اربعہ کی خلافت برحق اور چار یاروں پر ایمان کا اقرار اور عالمہ بردوسالہ پر حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء) کی تصدیق نے تو سونے پر سہا کے کام کیا ہے۔



اہل سنت کی تقریبات میں "حق چار یار" کے نعرہ پر اعتراض کرنے والوں کو حضرت مولانا محمد غازی گولڑوی علیہ الرحمہ حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ کی وضاحت اور قبلہ پیر سید ہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ کی تصدیق کا ضرور خیال کرنا چاہیے۔

حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کی خدمت میں ایک استفتاء اور آپ کی طرف سے اس کا بصیرت افروز جواب موقع محل کی مناسبت کے پیش کیا جاتا ہے۔

**سوال:** عمرو اگر ایک روٹی کے چار ٹکڑے کرے اور اعتقاد اس سے یہ رکھتا ہے کہ صحابہ کرام چہار کا مرتبہ ہر ایک کا برابر ہے یہ کہتا ہے کہ اس کا ثبوت نہیں ہے، آیا اگر یہ فعل عمرو کرے تو جائز ہے یا نہیں اور یہ فعل کرنے سے رافضی لوگ وہ روٹی نہیں کھاتے اور مراد یہ لیتے ہیں کہ ایک روٹی کے چار ٹکڑے سے اہل سنت لوگ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ برابر سمجھتے ہیں اس وجہ سے رافضی لوگ وہ روٹی نہیں کھاتے تو عقیدہ عمرو اگر یہ دیکھ کر ایک روٹی کے چار ٹکڑے کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** بحاذق اللہ رافضی ایک وہم پرست قوم ہے ولہذا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو "نساء هذه الامة" فرمایا بلکہ ان کی وہم پرستی چاہلہ عورتوں سے بھی کہیں زائد ہے عدو چار کی صرف اس لیے دشمنی کہ اہل سنت چار خلفائے کرام کو مانتے ہیں کیسی گندی جہالت ہے۔ آسمانی کتابیں بھی چار ہیں، قرآن عظیم، تورات، انجیل، زبور اگلے مرسلین اولوالعزم بھی چار ہیں۔ نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ و محمد و حیدر و بتول و حسین و شہید و عابد و ساجد و باقر و صادق و موسیٰ و کاظم، جواد و محمدی وائمہ سب میں چار چار حرف ہیں تو ان سب سے نفرت کریں اور کرتے ہی ہیں اگرچہ بظاہر نام دوستی لیتے ہیں مگر تعلقہ و متعلقہ شیعہ کے چار چار حرفوں کا کیا علاج ہوگا سو اچار حرف کے اگر کہیں تو شیعہ میں تائید کی علامت زائد ہے حرف اصلی تین ہی ہیں اور شران کا بڑا محبوب ہونا چاہیے کہ خالص تین ہے۔ طرفہ یہ کہ وہ چار خلفاء میں سے تین کے دشمن ہیں اور تین روٹیاں کھانا یا ایک روٹی کے تین ٹکڑے کرنا ناپسند نہیں رکھتے، جہاں ان تین میں چوتھا شامل ہوا اور نفرت آئی تو یہ نفرت تین سے نہ ہوئی بلکہ چوتھے سے کہ خاص مذہب نامصیوں کا ہے اس کی نظیر ان اوہام پرستوں کی دس کے عدد سے عداوت ہے کہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عدد ہے اور نو کے عدد سے محبت رکھتے ہیں حالانکہ وہ ان دس میں نو کے دشمن ہیں۔ علامہ علی قاری شرح

نفا کبر میں لکھتے ہیں:

"من اجهل ممن يكره التكلم بلفظ بعشرة او فعل شئ يكون عشرة لكونهم يبغضون العشرة المشهود لهم بالجنة ويستثنون عليا والعجب انهم يوالون لفظ التسعة وهم يبغضون التسعة من العشرة بالجملة"۔

کسی عدو خاص سے اس وجہ سے نفرت کہ اس کا ایک معدود اپنا بغوض ہے یا اس لیے محبت کہ اپنا محبوب ہے وہی بلکہ بخون کا کام مثلاً روافض کو تین سے محبت ہے تو خلفائے ثلاثہ تین ہیں، عمرو غنی و غوث و قطب کے حروف تین ہیں، تین سے عداوت ہے تو بتول زہرا کے اپنائے ثلاثہ تین ہیں، ابو نبی و علی و حسن و رضا کے حرف تین ہیں پانچ سے اگر محبت ہے تو فاروق و عثمان و شعیب و عتیبہ و اصحاب میں پانچ پانچ حرف ہیں اور عداوت ہے تو بنی تین پانچ ہے مصطفیٰ و مرثضیٰ و فاطمہ و مجتبیٰ و حسین کے حرف پانچ ہیں یا ان کے طور پر پوچھئے کیا تم پانچ کے دشمن ہو تو تحریر، تابوت، جریذہ، مرثیہ، کربلا، روافض سب سے عداوت کرو اور دوست ہو تو شیطان نمرود، شداد، فرعون، ہامان، ابلیس سب کے دوست بنو۔ سنی کو ان اوہام پرستوں کی ریس نہ چاہیے ایک روٹی کے تین، چار، پانچ، نو جتنے ٹکڑے کریں جائز ہے وہ خیال جہالت ہے ہاں اگر رافضیوں کے سامنے ان کے چڑانے کو چار کریں تو یہ نیت محمود ہے گمراہ کی مخالفت کا اظہار ایسا امر ہے جس کے باعث فعل مفعول افضل ہو جاتا ہے یہاں تو سب ٹکڑے مساوی تھے تو ان کے سامنے ان کی مخالفت کے اظہار کو چار ٹکڑے کرنا بدرجہ اولیٰ افضل ہوگا موزوں کے مسح سے پاؤں دھونا افضل ہے مگر رافضی خارجی کے سامنے ان کے غیظ دلانے کو مسح موزہ بہتر ہے نہر سے دھوا افضل ہے مگر معتزلی کے سامنے اس کے مخالفت جتانے کو حوض سے دھوا حسن ہے "کسما فی قسم القدیر و بعینہ فی فتا و لنا" سوال میں چاروں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ برابر کھایا خلاف عقیدہ اہل سنت ہے۔ اہل سنت کے نزدیک صدیق اکبر کا مرتبہ سب سے زائد ہے پھر فاروق اعظم پھر مذہب منصور میں عثمان غنی پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمین جو چاروں کو برابر جانے وہ بھی سنی



نہیں ہاں یہ معنی لے کر چاروں کا ماننا فرض ہے۔ اس بات میں برابری ہے تو حرج نہیں جیسے ”لا نفرق بین احد من رسلہ“ ہم اس کے رسولوں میں فرق نہیں کرتے کہ ایک کو مانیں ایک کو نہ مانیں بلکہ سب کو مانتے ہیں اور فرماتا ہے ”تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض“ ان رسولوں میں ہم نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔“

(فتاویٰ افریقہ ص ۱۶۰ تا ۱۶۳ مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء)

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے ایک مختصر سوال کے جواب میں کیا ہے مثال جواب رقم فرمایا ہے دریا کو کوزے میں بند فرمایا ہے رافضیوں کے سامنے ان کو چڑانے کو روٹی کے چار ٹکڑے کریں تو یہ نیت محمود ہے، مگر اہل کی مخالفت کا اظہار ایسا امر ہے جس کے باعث فعل مفعول افضل ہو جاتا ہے۔ تو اگر خارجیوں، تاصیبوں کے چڑانے اور ان کا رد کرنے کے لیے ہم اپنی تقریبات میں حق چار یا رد کا نعرہ بلند کریں تو کیا یہ نیت محمود نہیں؟ اگر ان کی مخالفت کے اظہار کو چار ٹکڑے کرنا بد رجحان اولیٰ افضل ہوگا تو کیا اجتماعات میں حق چار یا رد کا نعرہ لگانا بد رجحان اولیٰ افضل نہ ہوگا؟ اہل سنت کی تقریبات میں جو بھی نعرہ لگایا جاتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی پس منظر ضرور ہوتا ہے اور ہر نعرہ سے عقیدہ کی وضاحت بھی ہوتی ہے جب ہم نعرہ نکبیر لگاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا برملا اعلان کر کے ان لوگوں کا رد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کے منکر ہیں اور اسی نعرہ سے شرک کا قلع قمع بھی کیا جاتا ہے۔

نعرہ رسالت کے جواب میں ”یا رسول اللہ“ کہہ کر ہم اپنے پیارے نبی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کے خاتمیت اور حیات کا اظہار کر کے ان لوگوں کا رد کرتے ہیں جو آپ کے بعد کسی ظلی یا برودی نبی کے قائل ہیں یا جو آپ کے حیات کے منکر ہیں اسی طرح نعرہ تحقیق کے جواب میں ”حق چار یار“ کہہ کر ان لوگوں کا رد کرتے ہیں جو ان چاروں صحابہ کرام میں سے کسی ایک پر بھی انکی اٹھاتے ہیں ”حق چار یار“ سے نہ صرف رافضیوں بلکہ خارجیوں کا بھی اور تاصیبوں کا بھی رد ہو جاتا ہے۔ البتہ نعرہ حیدری سے صرف خارجیوں کا رد ہو سکتا ہے۔

صاحبزادہ عزیز احمد علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

”چاروں خلفائے راشدین کے ناموں کی ابتداء میں ”ع“ آتا ہے حضرت ابو بکر صدیق

رضی اللہ عنہ کا اصل نام ”عبداللہ“ ہے جس کی ابتداء میں حرف ”ع“ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پہلا حرف ”ع“ ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پہلا حرف ”ع“ ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا پہلا حرف ”ع“ ہے۔ یہ سب عین ہیں حق ہیں اور درست ہیں ان سب میں عینیت ہے کوئی ”غ“ اور غیر نہیں ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ”نخیر القرون فی قرنی اس سے مراد خلفائے اربعہ راشدہ ہیں خلفائے راشدین کے ناموں کے آخری حرف کو لیں تو ”قرنی“ بنتا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آخری حرف ”ق“ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آخری حرف ”ز“ ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا آخری حرف ”ن“ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آخری حرف ”ی“ ہے۔

تو (ق۔ ز۔ ن۔ ی) قرنی بنتا ہے گویا یہ اشارہ ہے کہ ان حروف میں جو ترتیب ہے خلافت کے اندر بھی یہی ترتیب ہوگی۔“ (ماہنامہ کاروان قمر کراچی جون جولائی ۲۰۱۰ء ص ۵۳)

اہل لطائف نے یہ بھی لکھا ہے کہ حروف تہجی ”الف“ سے شروع ہوتے ہیں اور ”ی“ پر ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح خلافت بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے الف سے شروع ہوئی اور علی رضی اللہ عنہ کی ”ی“ پر ختم ہوگی۔

(سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد شیر کوٹلوی: خطبات اول مطبوعہ لاہور ص ۳۲۹)

ملک شیر باز کھلان نے علم الاعداد کی روشنی میں خلفائے راشدین کی عظمت کو اس طرح پیش کیا ہے:

”چاروں صحابہ کرام کے اعداد کا مجموعہ ۱۳۱۲ ہے اور مفرد عدد سے ہے ۱۳۱۲ کے اعداد میں محمد ﷺ کے اعداد ۹۲ شامل کرنے سے ۱۴۰۴ کا عدد حاصل ہوا۔ اب یہ عدد چاروں صحابہ کرام پر تقسیم کر دیں ۱۴۰۴/۴ = ۳۵۱ اس طرح ہر ایک کے حصہ میں ایک قرآن کا عدد آیا یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ یہ چاروں صحابہ کرام قرآن پاک کے چار ستون ہیں اور ان کے کاندھوں پر اسلام کی عظیم الشان عمارت کھڑی ہے۔ ہر ستون اپنی جگہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ۱۴۰۴



مغرب ہٹانے سے ۱۳۳ کا عدد باقی رہا۔ یہ دو جدول کا عدد ہے اور ۱۳۳ کا دو گنا محرم کا عدد ۲۸۸ ہے لہذا یہ سب علم الاعداد کی رو سے شہادت کے رتبہ جلیلہ پر فائز ہیں۔ اللہ محمد علی۔ فاطمہ حسن۔ حسین۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ سب کے اعداد ۱۹۶۱ ہیں اور مجموعہ اعداد ۱+۶+۹+۱=۱۷ ہے یہ مسلم کا عدد ہے یہ مسجد کا عدد ہے یہ رکوع کا عدد ہے یہ اصولہ کا عدد ہے اور ۱۷×۱۷=۲۸۹ (اللہ اکبر) عجیب کا عدد ہے۔ لہذا ان میں کوئی ایک ہی مشعل کی ہمارے لیے یہ مبارک ہستیاں اندھیرے میں اجالا کرتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اعداد ۲۳۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اعداد ۳۱۰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ۶۶۱ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اعداد ۱۱۰ ہیں چاروں صحابہ کرام کے اعداد ۱۳۱۲ ہیں۔ ۱۳۱۲ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعداد شامل کرنے سے حاصل جمع ۲۰۹۸ کا عدد ہوتا۔ یہ عدد اقراء باسم ربك الذی خلق کے اعداد کے برابر ہے۔ صحابہ کرام کی تعلیمات سے تا آشتا حضرات غور فرمائیں۔

(نظر یہ پاکستان علم الاعداد کی روشنی میں مطبوعہ راولپنڈی ۱۹۸۷ء ص ۳۹۵ تا ۳۹۶)۔  
متم ظریفی اور ظلم کی انتہا ہے کہ بعض وہ لوگ ”حق چار یار“ کے نعرہ کے خلاف صف آر ہوئے ہیں جو اپنے آپ کو سنی کہتے ہوئے نہیں سمجھتے ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت سید ابوالحسن اہل ہادی مارہروی علیہ الرحمہ (م ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۰۶ء) کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیے:

”اور جب ایسا ہونا محال و ناممکن الوقوع ہے تو تمام فرائض سے اہم و اول فرض یہ کہ ہر مسلمان کے عقیدے، مذہب، مہذب اہل سنت و جماعت کے مطابق ہوں کہ حق انہی میں منحصر ہے اور تمام اولیائے کرام، اکمل الاولیاء سیدنا صدیق اکبر اور امام الاولیاء سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے لے کر اس وقت تک اور اس وقت سے لیکر حضرت امام مہدی بلکہ ان کے بعد کے اور تک اسی مذہب پر ثابت قدم رہے اور اسی پر گامزن رہیں گے اور کیوں نہ ہو جبکہ حدیث شریف میں فرمایا کہ ”جس نے جماعت مسلمین کو ایک بالشت بھر چھوڑا اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے اتار دیا“۔ بے ادب بے نصیب ہیں جو اپنی نفسانی خواہشات کے باعث جماعت اہل سنت سے خلاف کرتے ہیں اور پھر لطف یہ ہے کہ اپنی نادانی سے دم سنیت کا لہرتے ہیں اور طرفہ قماش یہ ہے کہ اپنے معاونوں اور حاشیہ برداروں پر یہ واضح کرتے ہیں کہ اولیائے کرام اور مشائخ عظام کی راہ و روش وہی ہے جس پر ہم ہیں۔ مسلمان یاد رکھیں کہ ان کی کتابوں، کتابوں کے دیباچوں اور تقریروں میں جو مواد مضامین، علمائے اہل سنت کی

موافقت میں ملتے ہیں وہ سب تقیہ اور زمانہ سازی پر محمول ہیں، اس لیے کہ ان کی خلوتوں اور تنہائیوں میں جو کچھ ہوتا ہے وہ ان کے ان دعوؤں کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ کہنا چاہیے کہ ان کا طور طریق، بالکل منافقوں جیسا ہے جو آغاز اسلام میں رہا۔ اور ہم (بیانگ دل) عزت و جلال خداوندی کی قسم سے (مؤکد) کہتے ہیں کہ ہم ہمارے مشائخ (طریقہ) اور تمام اولیائے کرام ظاہر و باطن میں، خلوت، جلوت، (گوشہ تنہائی اور انجمن آرائی) میں مذہب اہل سنت و جماعت پر رہے ہیں اسی پر قائم ہیں اور اسی پر (ان شاء اللہ تعالیٰ) ثابت قدم رہیں، اسی پر زندہ رہے ہیں اسی پر وفات پائیں گے اور اسی پر بروز حشر اٹھائے جائیں گے اگر کوئی شخص ہماری اور ان کی نسبت اس کے برخلاف کہتا ہے وہ کذاب و مفتری ہے (کہ مجموعت بولتا اور جہمت لگتا ہے) ہم اور ہمارے مشائخ اور تمام اولیائے الہی دنیا و آخرت میں اس سے اور اس کے اس افتراء سے بے زار، بے زار اور ہزار بار بے زار ہیں جو موجود ہیں و غیر موجود ہیں تک یہ بات پہنچادیں۔

(سراج الاحرف فی الوصایا المعارف ترجمہ ”نور علی نور“ مترجم: مفتی محمد ظلیل خان برکاتی مطبوعہ لاہور ص ۲۲) بدقسمتی سے اہل سنت کے اس باغی طائفہ کی کاروائیاں عوام اہل سنت کے اندر جاری ہیں۔ سادہ لوح عوام اہل سنت کے عقائد و نظریات کے تحفظ کے لیے علماء اہل سنت جہاد باقلم میں مصروف ہیں۔

حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی علیہ الرحمہ (م ۱۱۳۲ھ/ ۱۷۲۹ء) کی دعا ملاحظہ فرمائیے جس میں ”چار یاروں“ کی دوستی کو کس انداز میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا ہے:

”اے اللہ! اپنے محبوب محمد ﷺ کے طفیل جو چاروں مقامات یعنی شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کے پادی ہیں میرے قلب کی اپنی طرف رہنمائی فرما، اے میرے خدا لفظ محمد کے چاروں حروف کی قبولیت کے طفیل اپنی راہ میرے دل پر ظاہر فرما، اے میرے رب! محمد ﷺ کے چاروں یاران کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی دوستی کے صدقے میں میری جان کو اپنے غم سے آشنا کر دے، اے میرے خدا! کعب شریف کے چاروں ستون کے ناموں کے صدقے میں میری جان کو اپنا غم عطا فرما، تیری ذات ہے کہ جس نے انسان کے بدن میں چار دروازے کان، منہ، آنکھ اور ناک کشا دیے تو وہ ہے جس نے اپنے نیک بندوں کے لیے جنت میں چار نہریں جاری کیں، اے اللہ! تو اپنے کو مجھے عطا فرما دے اور مجھے اپنا بنالے اس خودی کو بے خودی میں تبدیل کر دے اور اس بے خودی کو اپنی



خودی سے بدل دے ہم حاضر ہونے کے باوجود غائب ہیں اور تو غائب ہونے کے باوجود حاضر ہے اپنے اس غائب کو ہماری حاضری پر ظاہر کر دے اور اپنی حاضری سے ہمارے غیب ہونے کو جلوہ عطا فرما دے۔ (چهار الواع: مطبوعہ کراچی مترجم ڈاکٹر سید محمد امین، شریف احمد خان ۱۹۸۸ء ص ۳۹)

راقم کے والد ماجد حضرت سید مسکین شاہ بخاری رحمۃ اللہ الباری (م ۲۰۰۵ء/ ۱۴۲۶ھ) بھی ہر جمعرات کو فاتحہ دلاتے وقت اہل بیت اطہار کے ساتھ چہار یار کبار کے نام بھی ضرور لیتے تھے۔ مولانا غلام دیکھیر قصوری علیہ الرحمہ کے برادر مولانا محمد بخش صاحب علیہ الرحمہ کے ایک شعر پر اختتام کیا جاتا ہے جو آپ اکثر پڑھتے تھے:

حق ہے یہی خلیفہ حق چار یار ہیں  
چاروں نبی کے یار ہیں فخر کبار ہیں  
(بیل)

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

(بقیہ..... دینی تعلیم اور ہمارے حکمران)

یہ سب بے اعتنائی کا نتیجہ ہے جو حکومت دینی اداروں سے کر رہی ہیں حکومت و خدام اعلیٰ کو سوچنا ہوگا جب کسی عربی کو عجی پر فضیلت حاصل نہیں تو ملک پاکستان کے نو نبال و اساتذہ کرام جن کا تعلق دینی مدارس کے ساتھ ہے ان کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں ہو رہا ہے؟ جب نظام تعلیم ایک نہیں تو نئی نسل کی سوچ و نظریات ایک کیسے ہو سکتے ہیں جب نظریہ اور سوچ متحد نہیں تو وہ تو م کیسے ترقی کر سکتی ہے جس کا ایک گروہ مشرئی تہذیب کا دلدادہ ہو اور دوسرا اسلامی تہذیب کا، مستقبل میں پاکستانی نوجوان نسل کیا دو نظریات رکھنے والی نسل میں بٹ جائے گی؟ نہیں، آپ کو حکومتی ارکان سب کو اس بارے میں سوچنا ہوگا۔

بتان رنگ و بو کو چھوڑ کر ملت میں گم ہو جا  
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

## دینی تعلیم اور ہمارے حکمران

ڈاکٹر فوزیہ فیاض، پرنسپل جامعہ النور، لاہور  
ہمارے حکمرانوں کو دینی تعلیم و تدریس سے مطلقاً کوئی دلچسپی نہیں ہے پچھلے دنوں highr education commition "ہائیر ایجوکیشن کمیشن" کو تحلیل کرنے کی بات چلی تو ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے دانش وروں کا رد عمل سامنے آیا بہت اچھی بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں تعلیمی ترقی کے بارے میں فکر پائی جاتی ہے لیکن قارئین کی توجہ آج بھی مختصر ہے اس تعلیمی سانحہ کی جو ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی صوبوں کو منتقلی سے بھی زیادہ حساس ہے اور وہ مسئلہ ہے۔

دینی تعلیم پر حکومت کی بے توجہی

ہمارے ملکی سالانہ بجٹ میں ایک روپیہ بھی دینی تعلیم کی ترقی و ترویج پر نہیں لگایا جاتا دینی مدارس کو حکومت کی طرف سے کسی قسم کا کوئی فنڈ اور نہ ہی بلوں وغیرہ پر کسی قسم کی کوئی چھوٹ دی جاتی ہے۔

دینی مدارس کے علماء و فضلاء نیز خواتین عالما و فاضلات اساتذہ کرام کے لیے کسی قسم کی حکومتی مراعات موجود نہیں۔

پاکستان کے ہر شعبہ میں درس نظامی کی ڈگری کے حامل علماء و عالما کے لیے کوئی ترجیحی موقعہ نہیں ہے (جواب وغیرہ کے لیے) سکول و کالجز میں پوزیشن ہولڈرز طلباء و طالبات کو تو حکومتی انعامات، وظیفہ عشا ئیے اور مزید تعلیمی سہولتیں دی جاتی ہیں مگر دینی تعلیم کے پوزیشن ہولڈرز کی نگاہیں حکومتی آشیر باد کی منتظر ہی رہتی ہیں۔

پنجاب حکومت تعلیم دوست ہے مگر کن کے لیے؟ غور کیجئے!!

4286 ہائی سکولوں کے لیے --- 5 ارب روپے

515 پبل سکولوں کے لیے --- 450 ملین روپے۔

15 دانش سکولوں کے لیے --- 3 ارب روپے گرانٹ مقرر کی گئی۔

نیز اساتذہ کرام کی حوصلہ افزائی کے لئے 163 ملین روپے مقرر کیے گئے اس کے علاوہ



پنجاب حکومت کی طرف سے دانش سکولوں کا قیام ضلعی و صوبائی سطح پر تقریری مقابلہ جات اور طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی لیکن میں سوچتی ہوں!!

بلاشبہ یہ اقدام اچھے ہیں مگر کیا ہم نے ان پاکستانی بچوں کے بارے میں کبھی سوچا ہے؟ جو دینی اداروں میں شب و روز قرآن و حدیث کا نور اپنے سینوں میں اتار رہے ہیں جو قرآن و حدیث کی کتابوں کو سینے سے لگائے سنت رسول ﷺ چہرے پر سجائے اپنی زندگیوں کے قیمتی سال حصول تعلیم کے لیے وقف کئے ہوئے ہیں۔

کیا ان اساتذہ کرام و معلمات کے بارے میں کبھی سوچا ہے جو حکومتی تھامل عارفانہ سے بے نیاز کسی پنشن اور الاؤنس کے لالچ کے بغیر کتنی جانفشانی سے اس تعلیم کی تدریس میں مشغول ہیں جس تعلیم کے حامل انبیاء کرام تھے بے شک رسول عربی کا منصب۔ يعلمہم الکتاب والحدیث ہے جس کے جانشین ہی وارثان منبر و محراب ہیں۔

وہ احادیث جو تعلیم و علماء کی فضیلت و عظمت پر دال ہیں اس تعلیم کا اطلاق کس علم پر ہے؟ کیا انبیائے کرام محض سائنسٹ و ٹکنالوجسٹ تھے؟ کیا انسان کی عظمت محض جدید علوم کی محتاج ہے؟ قرآن پاک فرماتا ہے: اَنْ اَكْمُرَّكُمْ عَنْدَ اللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ۔

تقویٰ اور پرہیزگاری فضیلت آدم کے لیے شرط ہے لیکن افسوس آج لوگوں نے محض سائنس و ٹکنالوجی کو ہی ترقی کا معیار سمجھ لیا یہ سچ ہے کہ اسلام تعلیم حاصل کرنے پر زور دیتا ہے کسی نافع علم کے حصول کو منع نہیں کرتا۔

ہمارے اسلاف نے بے شک ان تمام جدید علوم کی بنیاد آج سے کئی صدیاں پہلے رکھ دی تھی جن پر آج یورپی اقوام کی ترقی کی بنیادیں قائم ہیں آج بھی یورپ میں اینٹن سینا، کندی، فارابی، اور غزالی جیسے مسلمان سکارلر کی تصانیف پڑھائی جاتی ہیں لیکن یہ سکارلرز محض جدید علوم کے حامل نہ تھے بلکہ قرآن و حدیث ان کا مرکز تھا اس مرکز پر رہتے ہوئے انہوں نے جدید علوم کی جانب توجہ کی آج کے دور میں انسان اپنے مرکز سے ہٹ کر جدید علوم کو ہی ترقی و کامیابی کا راز جان بیٹھا ہے حالانکہ دنیا و آخرت میں کامیابی تو قرآن و حدیث و دیگر دینی علوم کی مرہون منت ہے ہاں جدید دور کے تقاضوں کے پیش نظر جدید علوم سائنس و کمپیوٹر وغیرہ حاصل کرنا کوئی گناہ نہیں۔

حکومتی ارکان کا دینی اداروں کے ساتھ سوتیلی اولاد جیسا سلوک میری سمجھ میں نہیں آتا آج

حکومت کی بے اعتنائی نے پاکستانی بچوں کو دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے

سکول کا طالب علم اور مدرسہ کا طالب علم

آج دانش سکولوں کے قیام پر تو کڑوڑوں روپے صرف ہو رہے ہیں لیکن کوئی دانش مدرسہ کیوں نہ کھولا گیا؟

دانش سکولوں میں کمپیوٹر، سائنس لیبارٹریز، جدید فرنیچر، لائبریریز، اور ریسرچ سنٹر کی سہولتیں مہیا کی جارہی ہیں۔

کیا ان سہولتوں کی ہماری دینی اداروں کو ضرورت نہیں کیا دینی اداروں کے طالب علم و طالبات اس پاکستان کے تو نہال نہیں ہے؟

ہارنے والی کرکٹ ٹیم کی حوصلہ افزائی کے لیے صوبائی حکومت سے فی کس 5 لاکھ اور وزیر اعظم کی جانب سے 10 لاکھ مل رہا ہے اور جیتنے والے دینی مدارس کے پوزیشن ہولڈرز طلباء و طالبات کے لیے ایک کلمہ خیر بھی نہیں کیا ہارنے والے کھلاڑی اور 16 سال محنت شاقہ کرنے کے بعد ”درس نظامی“ کے حامل طالب علم و طالبات کے لیے 16 روپے بھی حکومت کے پاس نہیں؟ سکول و کالج کے اساتذہ کے لیے 163 ملین روپے اور علماء کرام و عاملات اساتذہ کے لیے 163 روپے بھی حکومت کے پاس نہیں ہیں؟

ہماری حکومت جدید دنیاوی تعلیم کی سرپرستی کر رہی ہے مگر دینی تعلیم کی نہیں جب تک ہم قرآن و حدیث کی تعلیم کو مرکز اور دیگر دنیاوی علوم کو محض مددگار، دینی تعلیم کو اصل، اور دیگر علوم کو ”فرع“ نہیں جانیں گے ترقی یافتہ نہیں ہوں گے۔

کیا ہوا خوردشید تم کو، تم نے سوچا بھی نہیں

تم تو سورج تھے چراغِ شام ہو کر رہ گئے

میری خادم اعلیٰ سے کچھ گزارشات ہیں، پیش خدمت ہیں۔

(۱) تعلیمی مجموعیت ختم کی جائے deal education کیونکہ صرف دنیاوی تعلیم مسلمان طلباء و طالبات کو بنیادی مقصد زندگی کے لیے تیار نہیں کرتی۔

مغربی طرز کے ادارے مسلمانوں سے ان کی پہچان چھین رہے ہیں جب کہ حکومتی سرپرستی نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے دینی ادارے جدید سہولتوں سے محروم ہیں جس کی وجہ سے وہ فضلاء کو



زمانے کی ضرورتوں، چیلنجوں اور جدید مسلم معاشرے کی رہنمائی کرنے کے قابل نہیں بناتا ہے۔  
(۲) حکومت دینی اداروں کے لیے سالانہ فنڈ مخصوص کرے اور ہر سال بجٹ میں اس میں اضافہ کرے تاکہ دینی اداروں میں عصری علوم اور جدید علوم کے حصول میں مدد مل سکے نیز دینی اداروں کے طلباء و طالبات میں پایا جانے والا احساس کمتری بھی ختم ہو۔

(۳) مذکورہ دو تعلیمی نظاموں کو متحد کیا جائے جس میں قرآن و حدیث کو فو کس کیا جائے معاون علوم صرف و محفوظہ کے ساتھ عصری لازم علوم کو شامل نصاب رکھا جائے۔

(۴) ہمارے ملک کے تمام طلباء چاہے دینی ہوں یا دنیاوی یکساں مراعات سے مستفید ہوں اور یکساں طور پر انہیں غیر نصابی سرگرمیوں، تقریری مقابلہ جات وغیرہ میں حصہ لینے کا موقعہ دیا جائے۔

(۵) ہمارے ملک کے معتمنین یا معلمین چاہے دینی ہوں یا دنیاوی دونوں کو یکساں مقام و مرتبہ دیا جائے یکساں سہولتیں اور مراعات دی جائیں تاکہ طالب علموں کے تعلیم و کردار کو سنوارنے والے دو گروپوں میں نشیست حکومت مختلف سیمینارز و پروگرامز میں سکول اور مدرسہ دونوں کے اساتذہ کرام و اساتذات کو اکٹھا ہونے کا موقعہ دیں تاکہ ان کے درمیان شیئش کا خلا پر ہو سکے۔

(۶) حکومتی سرپرستی میں میڈیا خصوصاً T.V چینلو اور اخبارات، سکول و کالجوں کی سرگرمیوں کے ساتھ دینی اداروں کی سرگرمیوں نیز تقسیم اسناد وغیرہ کی کوریج کرے اور T.V چینلو پر ایسے پروگرام دکھائیں جائیں جن میں دینی و دنیاوی دونوں اساتذہ و اساتذات کا تبادلہ خیال و انٹرویوز وغیرہ شامل ہوں۔

(۷) ہر صوبے میں حکومت "Islamic, reserch, center اسلامی تحقیقاتی مراکز قائم کرے جن کا رابطہ براہ راست دینی اداروں کے ساتھ ہو۔

(۸) ملک میں موجود بڑی یونیورسٹیز میں ایسے بین الجامعات و المدارس تعلیمی مقابلہ جات منعقد کروائے جس میں دینی اداروں اور دنیاوی اداروں کے طلباء و طالبات کو تبادلہ خیال کا موقعہ ملے اور مدارس اور یونیورسٹیز کے طالب علموں کے درمیان تعلیمی خلا پر ہو سکے اور دینی طالب علموں کے اندر جھجک اور چنگا ہٹ ختم ہو سکے

(۹) درس نظامی کی ڈگری کی وہی اہمیت اور پہچان ہو جو اس کے مقابل ایم، اے کی ڈگری کی ہے مجھے آج بھی وہ وقت یاد ہے۔

جب میں p.h.d کے لیے داخلہ لینے والوں میں شامل پنجاب یونیورسٹی لاہور شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں موجود تھی جب میرے انٹرویو کی باری آئی تو پنجاب یونیورسٹی کے فیکلٹی ممبر ز اور ڈین صاحب موجود تھے جب انہوں نے میری ڈگریاں دیکھیں تو "الشہادۃ العالمیہ" سمیت ساری دینی مدارس کی اسناد بڑی حقارت سے نکال کر ایک طرف کر دی اور طنزاً مجھ سے پوچھا یہ ڈگریاں کس کام کی ہیں؟

آپ سوچ سکتے ہیں میری حالت اس وقت کیا ہوگی وہ تو صد شکر کہ میری ایف، اے، بی اے اور ایم، اے اسلامیات پنجاب یونیورسٹی کی ڈگریاں بمع فرسٹ ڈویژن کے تھیں ورنہ آج میں p.h.d کرنے کے صرف خواب ہی دیکھتی۔

قارئین محترم! میں نے اس دن کی شرمندگی اور سخت کو آپ سے شیئر کر لیا لیکن یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ اسے تین چار صفات میں بیان کیا جائے دینی تعلیم سے حکومت اور معاشرے کی بے اعتنائی پر لکھنے کے لئے بہت کچھ باقی ہے یہ کالم بارش کا پہلا قطرہ ہے بارش کا برسا ابھی باقی ہے۔ ہمارا ملک پاکستان وہ سرزمین پاک جس کو کلمہ حق کے نام پر حاصل کیا گیا ہے آج ہم سے پوچھ رہا ہے کہ اس کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے ہم کیا کر رہے ہیں۔

آج ہمارے تعلیمی ادارے مغربی افکار کا پرچار کر رہے ہیں جن کے طلباء صرف انگریزی طور اطوار سیکھ کر ہاتھوں میں ٹیکن ہاؤس جیسے مغربی اداروں کی ڈگریاں تھامے فخر سے خود کو ماڈرن سمجھتے ہیں گویا۔

"کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا"

ایسے طالب علم جو آج صرف نام کے مسلمان ہیں نہ زبان اپنی نہ لباس اپنا نہ سوچ اپنی نہ افکار اپنے نہ نظریات اپنے نہ مقاصد اپنے سب کچھ مغرب کا۔

قناد قلب نظر ہے فرنگ کی تہذیب

کہ لوح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عقیف

رہے نہ روح میں پاکیزگی تو ہے ناپید

ضمیر پاک و خیال بلند و ذوق لطیف

(بقیہ صفحہ نمبر ۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں)



## بسم اللہ کے راز

تحریر: فرزانہ ابراہیم، مدرسۃ البنات جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

بے بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ وی گہنا بھارا سو  
نال شفاعت سرور عالم جھٹھی عالم سارا سو  
حذوں وڈھ درود نبی نوں جیندا ایڈپارا سو  
میں قربان تنہاں تھیں باہو جہاں ملیا نبی سوہارا سو

اس بیت میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی کلمہ ربی اور اسم الہی کی وضاحت کر رہے ہیں اور فضیلت بیان کر رہے ہیں چونکہ ہر شے کی ابتداء کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ موجود ہے اسی طرح روحانیت، دین و ایمان، توحید غرضیکہ ہر دنیاوی و سادی کام کی ابتداء، اسی شے سے کی جائے جس کا حاکم اللہ تعالیٰ ہو اور اس لیے ہر کام کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرنی چاہیے۔

جو کہ اسم اعظم کے درجات میں اولین مقام کا حامل ہے یہ وہ کلمہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی دو صفات اعلیٰ رحمن اور رحیم کا ذکر آیا ہے اور یہ وہ صفات ہیں جن کے بغیر یہ کائنات قائم و دائم نہیں رہ سکتی۔

یہی وہ صفات ہیں جن کی برکت و رحمت سے حضور ﷺ بروح شریعہ اپنے گنہگار امتوں کی مشکلات کا فریضہ انجام دیں گے اور سب گنہگاروں کی شفاعت کروائیں گے اور دوزخ سے نجات دلائیں گے آپ فرماتے ہیں کہ اسم الہی بھی نفی اور اثبات کی مانند ہے۔

بلکہ اس سے بھی زیادہ بھاری زیور کی مانند ہے اور سارا عالم آپ ﷺ کی شفاعت کا محتاج و متنی ہے آگے فرماتے ہیں کہ درود و سلام کا ورد کرنا بے حد ضروری ہے اور اس درود کے بغیر کسی بھی قسم کی شفاعت کا تصور بھی نہ رکھا جائے اور جن لوگوں نے اس کو اپنا لیا تو وہ دراصل حضور علیہ السلام کی اطاعت کے ذریعے اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور نعمت اعلیٰ پاتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے متابعت رسول اللہ ﷺ کو اپنا منہج و مقصود بنا لیا ہے وہی

لوگ اس قابل ہیں کہ ان کی پیروی کرتے ہوئے منزل فتی اللہ اور بقا باللہ پائی جائے اور ایسے لوگوں پر قربان ہونے کو دل چاہتا ہے (شرح ایات باحو)

بسم اللہ الرحمن الرحیم اسم اللہ بے حد مہربان ہے حد رحیم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ نے ۹۹۰ صحیفے اور تین کتابوں یعنی تورات، زبور، انجیل کا کلی علم قرآن مجید میں مندرج فرمایا اور قرآن مجید کا کلی علم سورۃ یسین میں درج فرمایا اور سورۃ یسین کا علم سورۃ فاتحہ کے اندر سمیٹ دیا اور سورۃ فاتحہ کا کلی علم بسم اللہ کے اندر منکشف فرمایا بسم اللہ کے اندر کیا ہے؟

یعنی اسم اللہ ہے جو بے حد مہربان رحیم ہے رحمن اور رحیم یہ دونوں مہلتے کے صیغے ہیں صفت رحمانیت اور رحیمیت میں اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے یہی وہ اکسیر ہے جس سے انسان کی خفیہ صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں اور پنہاں توانائیاں آشکار ہوتی ہیں اور یہی انسانیت کی معراج ہے کہ انسان خود اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے جس شخص کو اپنے رب پاک کی ذات پاک کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اَمِنَ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ یہی ہے بڑی مہربانی اور رحم جس شخص نے اسم اللہ کو پہچان لیا پس اس نے عین اللہ تعالیٰ کی ذات کو پہچان لیا پھر وہ شخص اللہ کے نورانی انوار دیکھ کر ہل من مزید کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے پھر اس انسان کے اندر اسم اللہ کا نور اس طرح جاری و ساری ہو جاتا ہے جس طرح انسانی جسم کے اندر خون اور خون میں جان ہے گویا اسم اللہ کا نور جان جان ہے اور اسی طرح انسانی جسم گرم و تاباں ہوتا ہے جب حضور ﷺ معراج پر تشریف لے گئے اور جنت کی سیر فرمائی تو وہاں چار نہریں ملاحظہ فرمائیں ایک پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوٹی شراب کی، جبرائیل امین سے دریافت کیا کہ یہ چار نہریں کہاں سے آ رہی ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس کی خبر نہیں ہے دوسرے فرشتے نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان چاروں نہروں کا چشمہ میں دیکھتا ہوں ایک جگہ لے گئے وہاں درخت تھا جس کے نیچے ایک عمارت بنی ہوئی تھی اور دروازے پر قفل پڑا ہوا تھا اور اس کے نیچے یہ چار نہریں نکل رہی تھیں۔

ارشاد فرمایا دروازہ کھولو اس فرشتے نے عرض کی یا رسول اللہ اس قفل کی چابی آپ کے پاس



یعنی بسم اللہ شریف ہے حضور ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر قتل کو ہاتھ لگایا تو قتل کھل گیا۔

اندر جا کر دیکھا کہ اس عمارت میں چارستون ہیں ہرستون پر بسم اللہ شریف لکھی ہوئی ہے اور بسم اللہ کی میم سے پانی کی نہر جاری ہے اللہ کی "ک" سے دودھ کی نہر جن کی میم سے شراب کی نہر جاری ہے اور رحیم کی میم سے شہد کی نہر جاری ہے اندر سے آواز آئی اے پیارے محبوب ﷺ آپ کی امت میں سے جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خلوص نیت یعنی دل سے پڑھے گا وہ چاروں نہروں کا مستحق ہوگا۔

(تفسیر روح البیان)

حضرت سلطان باحور رحمۃ اللہ علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی شرح میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ شریف میں اپنے ذاتی اسم اللہ کا اظہار فرمایا ساتھ ہی دو صفات کا ذکر فرمایا یعنی اسم اللہ بے حد مہربان بے حد رحیم ہے پہلی قسم بسم اللہ دوسری قسم الرحمن تیسری قسم الرحیم بسم اللہ اسم اللہ ذات کو دل کا مذکور بنایا گیا ہے۔

اسم الرحمن ہر مومن و منافق و کافر کے دل پر لکھا گیا ہے اور اسی سے انہیں رزق نصیب ہوتا ہے مزید فرماتے ہیں بسم اللہ میں کیا ہے؟ خود فرماتے ہیں اسم اللہ ہے جو شخص اسم اللہ کا قلبی ذکر کرتا ہے اس شخص کے دل پر اسم اللہ نقش کر دیا جاتا ہے۔

اس شخص کا دل حب الہی کا حافظ ہو جاتا ہے اسم اللہ ذات ہر قتل کی کنجی ہے انسان کا وجود باطنی قتل ہے اس قتل کو کھولنے کے لیے اسم اللہ ذات کنجی ہے۔

جو شخص اپنے وجود کا قتل کھول کر قلب سلیم کا خزانہ حاصل کر لیتا ہے پھر اس شخص کو روح کی حقیقت اور مقام سر سے فنا فی اللہ بقا باللہ کا مقام حاصل ہو جاتا ہے پھر وہ شخص اپنے اندر سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے پھر اس شخص کو حق یقین ہو جاتا ہے کہ میں نے حق کو دیکھا ہے اور پھر اس انسان کا دل پکار پکار کر یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے۔

گردش کے بعد ذات کا محور ملا مجھے

جس سے نکالا گیا تھا وہ گھر ملا مجھے

میں تھا کہ کیفیات کے پردوں میں قید تھا

وہ تھا کہ ہر لحاظ سے کھل کر ملا مجھے

دنیا کی وسعتوں میں ڈھونڈتا رہا

لیکن خدا میری ذات کے اندر ملا مجھے

فرمان حق تعالیٰ ہے! وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔

ترجمہ: اور میں تمہاری جان کے اندر ہوں کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا۔

یعنی خالق کائنات نے قرآن پاک کی اس آیت مقدسہ میں انسان سے اپنے دل میں

قدرت کے بے مثال انوار و تجلیات کو دیکھنے کا مطالبہ کیا ہے یعنی تیرا محبوب ہر وقت تیرے ساتھ

ہے اگر تو اسے دیکھنا چاہتا ہے تو اسے اپنے آنکھیں دل میں تلاش کر۔

جب انسان اپنے اندر سے دیکھ لیتا ہے تو کامل یقین ہو جاتا ہے بلکہ کچھ لوگ اظہار کر بیٹھتے

ہیں جس طرح منصور نے انسا الحق کا نعرہ لگایا آیت مذکورہ کی ترجمانی بابا بلھے شاہ نے یوں کی ہے کہ!

رب رب کر دیاں بڈے ہوئے ملاں پنڈت سارے

رب دا کھوج گھرا نہ لہیا کر کر سجدے ہارے

رب تاں تیرے اندر وسدا حسین و بیج قرآن اشارے

بلھے شاہ رب اوس نوں ملسی جیہڑا یار توں تن من وارے

اسی مقام کے بارے میں علامہ اقبال فرماتے ہیں!

دل بیٹا بھی کر خدا سے طلب

کہ آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

جب انسان کو دل کا نور مل جاتا ہے پھر وہ شخص ہر چیز کو دل کے اندر ہی پاتا ہے۔

آخر میں مجھے فقط ان لوگوں پر افسوس ہوتا ہے جو دن رات ذکر جہر میں مشغول رہ کر اللہ اللہ

کرتے پھرتے ہیں لیکن اسم اللہ ذات سے بے خبر ہوتے ہیں۔

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆



فارغ التحصیل علماء کرام جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۲۰۱۱ء)

جستار نمبر	نام	ولدیت	اؤریس
1	سید نصیر الدین	صلاح الدین	وفاقی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور
2	سید عبدالقدیر شاہ	نصیر شاہ	گاؤں وڈا کٹانہ بسویر ضلع ہری پور ہزارہ
3	سید حافظ محمد الطاف حسین	سید عبداللطیف شاہ	بستی صدر شاہ وڈا کٹانہ نور پور ضلع بہاولپور
4	سید علی مرتضیٰ نقوی	سید افتخار حسین نقوی	تحصیل چوکی وڈا کٹانہ چوکنگر ضلع قصور
5	عاکف عباس	سید ظہیر حسین شاہ	مکان نمبر 127 گلی نمبر ۳۲ شاد باغ لاہور
6	حافظ محمد اویس شاہ	سید بدر الحسن شاہ	نارتھ کراچی محلہ سر سید ٹاؤن کراچی
7	سید ابرار حسین	غلام عباس	لمٹان روڈ دربار پور امیر شاہ ضلع ڈی جی خان
8	سید محمد سلیم شاہ	سید سلیمان شاہ	وڈا کٹانہ وٹلی گاؤں ملاک آزاد کشمیر ضلع باغ
9	سید عبدالرحیم شاہ	سید حافظ گل محمد شاہ	چک نمبر ۶۱/۱۳۶ ضلع رحیم یار خان
10	حافظ محمد الطاف حسین	محمد یحییٰ	چک کشن گڑھ وڈا کٹانہ سوئی والا ضلع بہاولنگر
11	حافظ حامد نعیم	محمد نعیم	گلی نمبر 31 مکان نمبر 7 مصری شاہ رحیم پور لاہور
12	حافظ محمد کلیم اللہ عزیز	عبدالعزیز	گلشن راوی ۳۶۹- بی بلاک لاہور
13	حافظ احمد حسن	محمد صغیر	قادر پور بلوچاں وڈا کٹانہ ٹنچن آباد ضلع بہاولنگر
14	محمد طاہر عزیز	عبدالعزیز	کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ
15	محمد مستقیم	محمد یوسف	وڈا کٹانہ وڈالہ سندھو تحصیل وٹسک ضلع سیالکوٹ
16	حافظ محمد شہزاد	محمد نواز	وڈا کٹانہ وڈالہ سندھو تحصیل وٹسک ضلع سیالکوٹ
17	حافظ محمد نوید	غلام رسول	گاؤں بل وڈا کٹانہ قلعہ دیدار ضلع کما جرنوالہ
18	محمد یونس	محمد حنیف	تریلا وڈا کٹانہ نواز آباد گاؤں پنجرل ضلع ناسمہ
19	محمد حامد رضا	محمد افضل	بجٹ پور وڈا کٹانہ کلاس محلہ تحصیل پیر در ضلع سیالکوٹ
20	محمد اکمل	مولانا محمد علی حیدری	کسو کے وڈا کٹانہ بہاولپور غریبی ضلع حافظ آباد

21	محمد امجد	محمد یحییٰ	چک کوٹ فتح محمد شاہ وڈا کٹانہ بنگلہ جالوالہ ضلع بہاولنگر
22	حافظ محمد بلال	محمد طفیل	اتفاق کالونی لاجپت روڈ شاد باغ لاہور
23	حافظ محمد رضوان یوسفی	محمد انور	چوہدری پارک عامر روڈ شاد باغ لاہور
24	شہزاد شاہد	محمد امین	محلہ افضل کوٹ حدود کے سرید کے ضلع شیخوپورہ
25	محمد اعجاز الواحدی	اللہ بخش	چاہ کالوہالہ قسری رمضان آباد ضلع مظفر گڑھ
26	محمد اکرام	حفیظ احمد	مین بازار افضل پارک بہاولپور روڈ شاد باغ لاہور
27	مبارک علی	محمد حنیف	رائٹا ٹاؤن ملتان چوکی لاہور
28	حافظ سیف الرحمن	حبیب الرحمن	تحصیل چیچوہاٹلی نوشاہہ ضلع ساہیوال
29	حافظ محمد مصطفیٰ ظہیر رضوی	محمد ظہیر احمد	چک نمبر ۱۱۱ ضلع ساہیوال
30	محمد داؤد	خورشید احمد	گلی نمبر ۱۱۱ ضلع ٹاؤن ضلع سرگودھا
31	حافظ کاشف عمران	محمد رفیق	ہارڈنبرو محلہ تحصیل بہاولپور ضلع چنیوٹ
32	محمد جاوید رضا	محمد ظہیر الرحمن	وڈا کٹانہ بڑا کھائی تحصیل نوشہرہ ضلع کراچی
33	محمد زہیر چشتی	شوکت حیات	تحصیل تلہ گنگ وڈا کٹانہ شوکت جند ضلع چکوال
34	حافظ عامر عباس	حافظ غلام عباس	وڈا کٹانہ کھائی پنجابی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان
35	محبوب الہی	عاشق حسین	وڈا کٹانہ نصیر پور کلاں تحصیل کوٹ موسیٰ ضلع سرگودھا
36	شفاعت حسین	ذاکر حسین	گاؤں نامنوں تحصیل دادو لا کوٹ آزاد کشمیر ضلع پونچھ
37	حافظ عامر صادق قادری	شوکت علی	وڈا کٹانہ غامس کوٹ تحصیل حافظ آباد
38	محمد عمران	محمد وارث	تحصیل سرید کوٹ وڈا کٹانہ آبدیاں ضلع شیخوپورہ
39	محمد سلیمان	غلام محمد	وڈا کٹانہ بدوہلی گاؤں بیلوالی ضلع نارو وال
40	عبدالستار نیازی	محمد کرم داد خان	وڈا کٹانہ شیر والا ہاتھوہا ضلع خیل ضلع میانوالی
41	حافظ تنویر احمد	محمد بشیر	وڈا کٹانہ شہب قلم بابا گاؤں جالبہ ضلع ناسمہ
42	حافظ محمد بلال	کرم بخش	چک نمبر ۱۱۱ گسب تحصیل کلاہی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ



43	محمد قویر خان	محمد نذیر خان	گاؤں علی ڈاکانہ محلہ ضلع ایبٹ آباد
44	خلیل احمد	مولانا حبیب احمد	تحصیل دیہہ راجہ جلی کوٹ بنگلہ ضلع نصیر آباد بلوچستان
45	محمد ایوب حسینی	شاہ محمد	تحصیل پشت تعلقہ کٹلی صوبہ بلوچستان ضلع مستونگ
46	عبدالفتاح	محمد عالم	کل بلوچستان جام جیلانی ضلع خضدار
47	عبد الغفور	محمد عمر	کل بلوچستان جام جیلانی ضلع خضدار
48	محمد نعمان	محمد رمضان	ڈسٹرکٹ نزدیکی مسجد گاؤں بلی ٹیک ضلع کوہاٹ
49	محمد نوید علی راد کی	مختار احمد اوکی	جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور
50	محمد عابد	غلام حسین	کوٹ لکھپت محمدی محلہ پنڈی راجہ جلی لاہور
51	حافظ محمد جمال فاروقی	مرید حسین	موضع باقر شاہ جلی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ
52	محمد شعیب	نور محمد	گاؤں سوئی احوان محمد تحصیل خضر ضلع اٹک
53	محمد سجاد	محمد یونس	تحصیل چچوٹی ڈاکانہ خاص ضلع ساہیوال
54	حافظ عبدالستار چشتی	محمد تاج دین	قاضی ناؤن سلطان روڈ لاہور
55	حسب اللہ	جلال الدین	تحصیل اوسہ محمد ڈاکانہ گندھارہ ضلع جعفر آباد
56	محمد انور عباس	محمد صدیق	تحصیل تونسہ شریف بستی بنگرہ ضلع ڈی سی خان
57	محمد ضیاء الدین	اللہ دتہ	بازار ڈاکانہ چک شاہہ ضلع بہاولنگر
58	حافظ عبدالحمید	خدا بخش	بستی آرائیں بستی تحصیل کوٹ بلوچستان ضلع مظفر گڑھ
59	حافظ علی احمد	غلام حسین	ڈاکانہ شاہ جمال سکنہ پراجہ ضلع مظفر گڑھ
60	محمد ریاض	احمد حسن	موضع لاہ ڈاکانہ سکند آباد تحصیل ضلع ملتان صدر
61	حافظ محمد شفاق	سرور علی	دیباچہ چک ۲۶ ڈاکانہ خاص تحصیل بٹی ضلع قصور
62	محمد اسماعیل	غلام حسین	مکہ حافظہ آباد تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈی سی خان
63	حافظ محمد اکرم	غلام سرور	حائین ڈاکانہ خاص تحصیل جلالپور ضلع ملتان
64	حافظ محمد فیصل	حاجی منظور حسین	مستوفی تحصیل ڈسکہ ضلع یا کوٹ

65	غلام مرتضیٰ	محمد بخش	بستی علیانی سرراشیب بستی جنوبی ضلع لیہ
66	غلام حیدر	عبدالکریم	گاؤں حکیم محمد بخش تحصیل فیض بیج ضلع خیر پور میرس
67	قاضی محمد زین العابدین خاں	قاضی احمد علی فاروقی	خانقاہ ڈاکانہ تحصیل صدر آ باد ضلع شیخوپورہ
68	محمد یعقوب	ولی محمد	نیم کالونی تحصیل شاہ پور صدر ضلع سرگودھا
69	حبیب الرحمن	امام دین	تحصیل سکیر ڈاکانہ حیدر آباد ضلع بنگرہ
70	شاہد اقبال	محمد یعقوب	بکری وھنوں ڈاکانہ وھنوں ضلع کوٹلی
71	محمد سعید احمد سعیدی	قاری نذیر احمد سعیدی	جامع مسجد خنیہ ریلوے پولیس لاہور
72	محمد زبیر	الف دین	بی جمال بکھر
73	محمد فرمان طاہری	محمد یونس	مکہ نصر اللہ آبادی شین بازار شاہ پور بستی ضلع گوجرانوالہ
74	محمد عثمان	محمد انور	ڈاکانہ کوٹ عبدالملک تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
75	حافظ شوکت علی	محمد حنیف	چورستہ میان خاں تحصیل دیباچہ ضلع اوکاڑہ
76	محمد صدیق	محمد شریف	گاؤں کالا مولہ زاد بکھر ضلع خویلی کوٹ
77	حافظ محمد حسن رضا	محمد ریاض	شاہد روڈ ناؤن لاہور
78	محمد جاوید اقبال	خورشید احمد	چک نمبر ۱ ڈاکانہ ستر بستی ضلع پاکپتن شریف
79	محمد ضیاء الحق	غلام مصطفیٰ نعیمی	چاہ حافظہ والا یاد وکھوسہ ضلع ڈی سی خان
80	محمد فرید الحق نورانی	محمد حنیف	گاؤں کلراں تحصیل عباس پور ڈاکانہ شکر ضلع پونچھ
81	محمد لقمان	محمد دریام	تحصیل خانبدال ضلع خاندال
82	زاہد حسین جمالی	مفتی فضل محمد جمال	بہارہ پیر پٹنہ تحصیل بستی ضلع جیکب پٹنہ
83	خالد عمران	اللہ جویا	چک نمبر ۱۰۸ شمالی تحصیل ضلع سرگودھا
84	قاری رشید علی	محمد حنیف	کالا خطائی روڈ شاہد روڈ لاہور
85	محمد خادم رضا	محمد حنیف اللہ	کوٹ نمبر ۱۰۸ ڈاکانہ بستی تحصیل بنگرہ ضلع بہاولنگر
86	حافظ حضور بخش	علی محمد	موضع بستی محمد ڈاکانہ غوث آباد ضلع ڈی سی خان



87	محمد اعجاز	بشیر احمد	ڈاکٹرانہ سیرہ بستی عباس والہ ضلع مظفر گڑھ
88	محمد اسماعیل عباسی	عبدالحمید عباسی	گاؤں اسلام نگر ضلع باغ آزاد کشمیر
89	خوابہ مشتاق احمد	خواجه محمد متبول	ڈاکٹرانہ گاؤں دواریاں تحصیل انصاف ضلع نیلم
90	حافظ محمد خالد	محمد صدیق	ڈاکٹرانہ پور کٹوی تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین
91	حافظ احمد شیر	محمد اسلم	ضلعی نور ڈاکٹرانہ خاص تحصیل بھولال ضلع سرگودھا
92	محمد ساجد عطاری	خشتہ خان	احاطہ دوئی چند فیض باغ لاہور
93	محمد ابوبکر	نصر حیات	ڈاکٹرانہ بستی چاکیر تحصیل چکی ضلع قصور
94	محمد عامر صدیقی	مولانا عبدالخالق صدیقی	محمد محمد تحصیل ضلع قصور
95	ارشاد محمود	محمد یعقوب	برہم پور تحصیل چہوٹی ضلع کوئی
96	شیر احمد	منظور احمد	تحصیل دیپالپور چک آخر آباد چکی کھنڈ ضلع اوکاڑہ
97	محمد عبید اللہ	سلطان محمد	آئیڈیل ہومز مقب پاکستان منٹ باغبانہ لاہور
98	محمد یوسف رضا	محمد صدیق	ڈاکٹرانہ دولت پور تحصیل ٹنڈن آباد ضلع بہاولنگر
99	حافظ عبدالعزیز تونسوی	غلام محمد	بستی حب تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈی پی خان
100	محمد جاوید باروی	محمد رفیق	کوئلہ جام ضلع بنکر
101	آصف مقبول	محمد مقبول	ڈاکٹرانہ چوہنگ نزد دربار موہن شاہ لاہور
102	محمد اکرام	محمد ذاکر	منیر کوٹ ڈاکٹرانہ خاص چک مدرسہ ضلع بہاولنگر
103	حافظ محمد حمزہ	قاضی محمد اسحاق قادری	بستی قاضیانوالی تحصیل چشتیان ضلع بہاولنگر
104	محمد محبت اللہ	شیر احمد	مکملہ لالہ زار کالونی تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ
105	محمد سلیمان رضا	عبدالرحیم	گلگند کسب پورہ آزاد کشمیر ضلع نیلم
106	حافظ محمد اسلم زاہد قادری	عبدانصور	ڈاکٹرانہ 397 ج، ب تحصیل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
107	عطاء محمد قاسمی	مولانا محمد عالم قاسمی	جامعہ شریعہ خلیفہ مکملہ بلوچستان ضلع خضدار
108	شاہد نواز	محمد رمضان	ڈاکٹرانہ محمود دانی تحصیل باغبانہ بلوچستان ضلع خضدار

109	حافظ نذیر حسین چشتی	عبدالحمید	مکملہ مدینہ نگر مرید کے روڈ قادیان آباد ضلع شیخوپورہ
110	محمد اشرف صابری	سلطان احمد	ڈاکٹرانہ اک بستی مسوخیل تحصیل ہمدان ضلع ڈی پی خان
111	شہباز علی سیال	محمد فشاہ	مکملہ رسول پورہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
112	حافظ شہزاد علی	ناصر حسین	مکملہ شیش کل کوہرا نوالہ روڈ تحصیل ضلع شیخوپورہ
113	بشارت علی	نگزار حسین	مکملہ شیش کل کوہرا نوالہ روڈ تحصیل ضلع شیخوپورہ
114	حافظ محمد رفیعان رؤف	محمد رؤف احمد	برہم پور تحصیل ہرن پٹنہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
115	حافظ محمد احسن رضا	محمد لطیف	برہم پور تحصیل ضلع نارووال
116	غلام ربانی	محمد مسعود خان	تحصیل پٹنہ ڈی پی آزاد کشمیر ضلع سرحدی
117	محمد مشتاق	محمد ابراہیم	ٹی آبی ڈاکٹرانہ قادیان آباد تحصیل ضلع شیخوپورہ
118	حافظ محمد نوید اصغر فاروقی	اصغر علی	گاؤں ڈاکٹر نوالہ تحصیل ڈاکٹر نوالہ ضلع کوہرا نوالہ
119	غیر عثمان رضا	مناوت علی	مکملہ سلطان پورہ گلی نمبر ضلع کوہرا نوالہ
120	محمد شفیق الرحمان	محمد غلام فرید	چک نور گلندرشہ ضلع بہاولنگر
121	محمد شفیق اسلم	محمد اسلم	اڈاکٹر لاچک نمبر 101 b.w تحصیل ضلع دہلی
122	رشید احمد	احمد بخش	ڈاکٹرانہ خاص مکیانہ تحصیل ضلع جنگ
123	شہباز علی فریدی	اصغر علی	برہم پور آزاد ضلع اوکاڑہ
124	نیا ز احمد	محمد امین	برہم پور یوٹا دیو چان والا تحصیل چشتیان ضلع بہاولنگر
125	عبدالقدیر	محمد حبیب	برہم پور ریشیاں آزاد کشمیر تحصیل ضلع بنیال بال
126	محمد ریاض	محمد اشرف	برہم پور میری روڈ تحصیل چشتیان ضلع بہاولنگر
127	ریاض احمد بھٹو	محمد حیات بھٹو	ڈاکٹرانہ شہارہ تحصیل صوبہ پورہ ضلع خیرپور میرس
128	شیر اسلم قادری	امان اللہ	برہم پور ضلع تحصیل ضلع کی سرودت
129	زاہد اقبال	محمد اشرف	برہم پور مہلہ تحصیل ضلع حافظ آباد
130	حافظ محمد راشد	محمد عزیز	برہم پور مہلہ ہرن پٹنہ تحصیل ضلع شیخوپورہ



131	حافظ محمد وقاص حسین	محمد حسین	جامع مسجد سر تاج پرانی منڈی چکی ضلع قصور
132	سجاد احمد	نیا ز احمد	فیصل آباد عارف والا ضلع پاکپتن
133	شفیق احمد	علی احمد	پک نمبر 89, w, b تحصیل ضلع دہاڑی
134	حافظ غلام محی الدین قادری	حافظ حضور بخش خان قادری	تحصیل منڈی زمان ضلع بہاولپور
135	غلام جیلانی	قاری مشتاق احمد	پک نمبر 66, 15, 7 تحصیل میان چنوں ضلع خانیوال
136	محمد صابر حسین بادوی	غلام یلین خان	موضع قصبہ چوہی ڈاکخانہ خاص خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ
137	حافظ محمد عارف نواز	عاشق محمد خان	موضع کرم علی والا تحصیل جلال پور پیر والا ضلع ملتان
138	عابد حسین مہروی	خدا بخش	ڈاکخانہ موضع خانوہ کھولوں ضلع لودھراں
139	حافظ محمد سجاد ظفر	حافظ ظفر اقبال	ڈاکخانہ سرگاہ تحصیل ملی ضلع دہاڑی
140	عبد الستار عطاری	خدا بخش	ڈاکخانہ 73, 10, ۲ تحصیل ضلع خانیوال
141	خالد محمود عباسی	بیر غلام مصطفیٰ	ڈاکخانہ سہہ تحصیل ضلع بہاولپور
142	محمد کاشف رضا سیالوی	محمد اعجاز سیالوی	اولی گڑا تحصیل میان چنوں ضلع خانیوال
143	دوست محمد عرف الوبیکز	محمد صدیق	سر دار گڑھ ڈاکخانہ خاص تحصیل ضلع رحیم یار خان
144	محمد زاہد نواز	نور محمد	پل قازی عباس تحصیل ملی ضلع دہاڑی
145	محمد عتار احمد	اللہ وسایا	تحصیل کبڑور پکا ڈاکخانہ جھانی دھن ضلع لودھراں
146	محمد اقبال	محمد رمضان	تحصیل کوٹ اوڈو ڈاکخانہ پل اٹھاسی (بستی فقیر والا)
147	حافظ محمد احسن	حافظ محمد اسلم	تحصیل ضلع لودھراں محلہ کھوکھرو والا
148	نعیم احمد چشتی	حافظ منظور احمد منصور چشتی	تحصیل ضلع دہاڑی ڈاکخانہ 24, w, b
149	محمد عرفان	اللہ بنایا	ڈاکخانہ خاص حویلی نصیر ضلع لودھراں
150	اللہ بخش	اللہ بیویا	ڈاکخانہ حویلی نصیر خان (بستی بنگلہ ضلع لودھراں)
151	احمد رضا	امام بخش	ڈاکخانہ خاص (حویلی نصیر خان) ضلع لودھراں
152	سعید احمد	جان محمد	تحصیل ملی ڈاکخانہ سردار پور جھڑی ضلع دہاڑی

153	حافظ عبدالقدیر	عبدالقادر	نیو کراچی سکولون شاہنواز بھٹو کالونی کراچی
154	حافظ عبدالرزاق جامی	محمد عبدالجبار	ڈاکخانہ بھلرون کبھو تحصیل وصال پور ضلع اوکاڑہ
155	محمد اختر علی	عبدالقادر	بہ سہیل تحصیل ضلع پاکپتن شریف
156	حافظ محمد عثمان	قیاض محمد	535, h بلاک پنرہ زار سکیم ملتان روڈ لاہور
157	محمد عرفان	امانت علی	گاؤں علی ڈاکخانہ راجہ تحصیل ضلع لاہور
158	نصیر احمد	حبیب الرحمن حبیب	تحصیل اوکی ڈاکخانہ کٹائی گاؤں ضلع ہاسموہ
159	محمد خالد	محمد مسکین	تحصیل اوکی ڈاکخانہ گاؤں (محمد عزہ) ضلع ہاسموہ
160	شیراز احمد	سکھو	ڈاکخانہ بین سیر گاؤں (ترنگڑہ) ضلع گرام
161	محمد شاکر	محمد اسحاق	تحصیل ڈاکخانہ اوکی (گاؤں موگڑہ) ضلع ہاسموہ
162	نائب	منٹاز	تحصیل اوکی (گاؤں نواس شہر) ضلع ہاسموہ
163	محمد ریاض	خان بہادر	ڈاکخانہ اوکی (گاؤں سفید) ضلع ہاسموہ
164	محمد جاوید حبیب	حبیب اللہ	تحصیل جلال پور پیر والا (موضع صبرا) ضلع ملتان
165	حافظ عابد حسین	عبدالرحمن	موضع صبرا تحصیل جلال پور پیر والا ضلع ملتان
166	حافظ محمد نعیم	جندو ڈا	ڈاکخانہ بھوٹپٹی تحصیل ضلع لودھراں
167	محمد صدق جاوید	ڈاکٹر عبدالحق جاوید	تحصیل کھاریاں گاؤں ڈاکخانہ بیوند ضلع کجرات
168	محمد عدنان	محمد دین	تحصیل کھاریاں گاؤں کالو پک ضلع کجرات
169	حافظ احسن جاوید	چراغ دین	ڈاکخانہ کٹائی اوٹارو وال گاؤں مرغ ضلع نارووال
170	محمد آصف اقبال	محمد اقبال	پک نمبر 14, 8, ۲ گل آباد ضلع خانیوال
171	محمد عثمان سعید شیرازی	عبدالحمید صدیقی	تحصیل شکر گڑھ ڈاکخانہ پک ہنگاں چانڈہ ضلع خانیوال
172	محمد یلین	عبدغنی	ڈاکخانہ ڈاکٹر محمد عارف والا تحصیل پاکپتن شریف
173	مہدی حسن سیفی	محمد عباس نقشبندی	گاؤں سکھ وال تحصیل شہر شریف ضلع شیخوپورہ
174	حافظ اکبر علی	عبدالرؤف	گاؤں ڈاکخانہ بوند تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال



175	محمد عنایت اللہ	رحمت اللہ	سرائے نہاچ تحصیل ضلع بکر
176	حافظ عمر فاروق بولدہ	محمد شریف بولدہ	تحصیل چوہنیاں ڈاکخانہ خاص نکلن پر ضلع قصور
177	نصیر احمد	یار محمد	پک نمبر 44, k.b تحصیل پوریہ ضلع وہاڑی
178	حافظ ملک شیر فیضی	غلام سرور	ڈاکخانہ محصل گاؤں پنڈی کا حلواں ضلع نارووال
179	مظفر محمد شریف مرتضائی	محمد اشرف مرتضائی	پک نمبر 13 تحصیل شریکوہ شریف شیخوپورہ
180	انتر علی	محمد شریف	تحصیل پنڈی بھیاں گاؤں غرم چہرہ ضلع حافظ آباد
181	حفظ اللہ	اللہ بخش	موضع گٹ تکیب ڈاکخانہ لیہ تحصیل وٹھلہ
182	حافظ محمد نسیم حیدر	حیدر زمان	گاؤں کھوکھڑ ڈاکخانہ کوہر آباد تحصیل ضلع ایبٹ آباد
183	محمد عبدالغفور نقشبندی	حاجی عبدالغفور	پک رسالہ تحصیل شریکوہ شریف شیخوپورہ
184	اللہ وسایو	نیک بخت	تحصیل فیض گنج گاؤں سونو خان ضلع خیرپور میری
185	حافظ محمد رمضان قمری	لال خان	شالی ظفر کالونی تحصیل ضلع سرگودھا
186	حافظ محمد اکمل	محمد اسلم	کوٹھ پورہ b پاک بئیرہ ڈاکخانہ بھٹان روڈ لاہور
187	محمد ظفر نورانی	فضل محمود	تحصیل مستونج ڈاکخانہ سورلا سپور ضلع جہاں
188	عابد حسین	حافظ نصیر احمد	c پاک بئیرہ سکیم کوٹ خواجہ سعید لاہور
189	محمد رشیدی چشتی	مظفر علی	ڈاکخانہ خاص نظام آباد تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
190	طاہر عباس	احمد علی	منڈی محلہ حاجی پورہ ضلع حافظ آباد
191	حافظ محمد بابر حسین	عبدالعزیز	گاؤں لائیاں ڈاکخانہ طرہ تحصیل ضلع گجرات
192	حافظ عامر شہزاد	عبدالحمید	ڈھوکہ رتی تحصیل فتح بیگ ضلع اٹک
193	اللہ ودھایا	رب نواز	بستی سیال موضع جوہنڈون ڈاکخانہ اگر خوانی مٹان
194	محمد عرفان اللہ	عنایت اللہ خان	گاؤں جھنگ ضلع صوبہ سرحد ضلع کی مروت
195	محمد ہارون الرشید	عبدالرشید	علم دین کالونی گلبرہ تلمبہ دوہیاں چنوں خانہ بوال
196	حافظ محمد ریاض	عبدالرحمان ملک	تحصیل لیپہ مظفر آباد ڈاکخانہ شیریں بھیاں بالا

197	اخیا ز احمد	گلزار میر	تحصیل وڈا ڈاکخانہ لیپہ مظفر آباد شیریں بھیاں بالا
198	حکمت اللہ خان	عنایت اللہ خان	گاؤں جھنگ ضلع تحصیل ضلع کی مروت صوبہ سرحد
199	عبدالغنی	حاجی منور عظیم قریشی	چک ملاوالہ شاہ جمال ضلع مظفر گڑھ
200	احمد رضا	حافظ عبدالستار	موضع بلند پور تحصیل ملی ضلع وہاڑی
201	محمد حیات	عبدالرحمان	ڈاکخانہ کھڈ بہار تریانہ تحصیل کھڈ پٹنہ ضلع لودھیانہ
202	محمد جاوید	محمد شفیع	ڈاکخانہ جہا پور تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور
203	عبدالرحیم	غلام محمد	تحصیل وڈا ڈاکخانہ وڈہ صوبہ بلوچستان ضلع خضدار
204	حافظ محمد فیاض	حافظ عبدالرشید	بستی کھاڑی والا شاہ جمال تحصیل ضلع مظفر گڑھ
205	محمد نوید احمد	دلدار خان	۱۱۱۱۱ تحصیل ضلع قصور
206	منظور احمد	جہشید خان	بمقام نامنود کھالی تحصیل راولا کوٹ آزاد کشمیر
207	غلام مرتضیٰ	نیا ز احمد	پک نمبر 138/9.L احسان آباد ضلع ساہیوال
208	محمد ابراہیم	حاجی رحیم بخش	ضلع بہاول پور تحصیل احمد پور شرقیہ

### فارغ التحصیل قراء کرام جامعہ انتظامیہ رضویہ لاہور (2011ء)

درجہ نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
209	سید محمد تنویر شاہ	سید صدیق شاہ	ضلع بہاولنگر پک ٹیکل مدرسہ
210	محمد حسین	اللہ وسایا	ضلع مظفر گڑھ تحصیل چنولی ڈاکخانہ بندہ اسحاق
211	محمد عمران	عبدالحمید	ضلع مظفر گڑھ ڈاکخانہ موضع سہانے والا
212	محمد شہباز	سکندر علی	موضع آف انڈن تحصیل ضلع وہاڑی
213	محمد نصر اللہ	حاکم علی	عمری کالونی تحصیل سورہ ضلع لودھیانہ
214	عمر فاروق	محمد یوسف	ضلع یا کوٹ تحصیل ڈسکہ جاکے چیمہ
215	محمد انیس	کریم بخش	ضلع بہاولنگر تحصیل چشتیاں ڈاکخانہ مہدیہ جینڈو



216	تنویر اقبال	محمد اقبال	ضلع ملتان تحصیل شجاع آباد ڈاکخانہ شاہ پور
217	محمد آصف	حاجی فدا حسین	راٹھور والا ضلع مظفر گڑھ تحصیل علی پور مٹن باقر شاہ
218	محمد راشد	حافظ محمد عبداللہ	راٹھور والا ضلع مظفر گڑھ تحصیل علی پور موضع قادیان کالونی
219	محمد کی	محمد کریم بخش	ضلع مظفر گڑھ تحصیل چوٹی ڈاکخانہ بندہ سحاق
220	محمد دیم سجاد	محمد رب نواز	تحصیل شاہ پور صدر ضلع سرگودھا تحصیل بھٹی بھٹی کالونی
221	محمد وسیم	محمد امین	موضع میاں حاکم تحصیل پیر سدا ضلع بہاول
222	عبدالغفار	محمد بخش	مسلم کٹ تحصیل ضلع بکر
223	صدام حسین	محمد یونس	تحصیل چک حمرہ ضلع فیصل آباد
224	محمد بلال حسین	حافظ عبدالعزیز قادری	مظفر آباد ضلع فیصل آباد تحصیل قائم آباد ضلع خوشاب
225	زاہد بخش	شمس الدین	گاؤں لالہ تحصیل آٹھ مقام ضلع نیلم زکاشیر
226	بابر حسین	محمد عالم	گاؤں لالہ تحصیل آٹھ مقام ضلع نیلم زکاشیر
227	عبدالواحد	عاشق حسین	بستی چک سندیلہ موضع بھاگت تحصیل ضلع مظفر گڑھ
228	محمد شہباز وارث	محمد وارث	بستی چک سندیلہ موضع بھاگت تحصیل ضلع مظفر گڑھ
229	طاہر منور	منور حسین	حسن خان منور چک زبچہ سندیلہ ضلع مظفر گڑھ
230	احمد رضا	منظور حسین	بیٹ بیٹا تحصیل بیٹ کھیر ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
231	محمد ناصر	محمد طارق	کٹی بانڈا منور اوہلی کٹ لاہور
232	محمد شان شفیق	محمد شفیق	قصور پورہ ہادی روڈ لاہور گلی نمبر 14
233	محمد مدثر	محمد بشیر احمد	کھن پورہ چاہ میراں گلی نمبر 64 لاہور

فارغ التحصیل قراء کرام جامعہ نظامیہ رضویہ نبی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
234	سید ظہیر شاہ	محمد رمضان شاہ	چک کورال والا ڈاکخانہ ماہ پورہ تحصیل ضلع بہاولنگر

235	سید ظفر شاہ	سید سعید احمد شاہ	بستی ڈھڈیاں ڈاکخانہ جھلن آرائیں ضلع بہاولنگر
236	محمد کاشف مدنی	غلام فرید	ڈاکخانہ جھلن آرائیں تحصیل ضلع بہاولنگر
237	محمد ہاشم	ملک اختر حسین	ڈاکخانہ تحصیل جلا پور بیروالا ضلع ملتان
238	محمد احمد	مولانا اللہ یار	بستی لاڈ تحصیل چوٹی ضلع مظفر گڑھ
239	محمد یوسف	ریاض حسین	موضع ڈونولیب تحصیل ضلع بہاول
240	محمد بلال	خورشید احمد	بستی حافظ والا تحصیل ملی ضلع دہاڑی
241	محمد ابراہیم صدیق	محمد صدیق	بستی کوٹہ تحصیل کوٹ اوڈین ضلع مظفر گڑھ
242	دقاس محمود	سلطان محمود	گاؤں نوشہرہ تحصیل پنڈی کسب ضلع اٹک
243	ریاض حسین	دوست محمد	گاؤں نوشہرہ تحصیل پنڈی کسب ضلع اٹک
244	علی رضا	محمد بشیر	گاؤں بھمن شاہ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ
245	محمد ابراہیم نواز	محمد نواز	گاؤں حجرہ شاہ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ
246	محمد علی	مقصود احمد	گاؤں سد تحصیل کھاریاں ضلع کجرات
247	محمد سعد اسلم	قاری محمد اسلم	مکھسی شریف تحصیل کھاریاں ضلع کجرات
248	محمد عدیل	خلیل احمد	گاؤں دھلوکی تحصیل کینٹ ضلع لاہور
249	محمد مظہر	محمد شوکت	گاؤں دھلوکی تحصیل کینٹ ضلع لاہور
250	زرولی خان	نور زمان	گاؤں سندرترا تحصیل ضلع کی مروت
251	آصف محمود	حاجی غلام محمد	گاؤں سد خیل تحصیل بہاولپور ضلع ڈی آئی خان
252	محمد راشد	محمد رحیم	گاؤں کوکوٹ تحصیل راولا کوٹ ضلع پونچھ
253	عبدالستار	ولی محمد	گاؤں پتھر مغلایاں تحصیل ساٹنگیل ضلع بنکانہ
254	ریاض الحسن قادری	ادھا علی انجم قادری	چندو وال کلاں تحصیل ضلع نارووال
255	محمد ریان	محمد اشرف	گاؤں چھاپہ بیٹارہ چنڈیالہ روڈ ضلع شیخوپورہ
256	غلام مصطفیٰ	فلک شیر	گاؤں اجنیا نوالہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
257	محمد محسن رضا	طالب حسین	بستی بلوچان تحصیل ضلع شیخوپورہ
258	محمد عادل	محمد داہد	محلہ قاروقی تحصیل ضلع شیخوپورہ



259	محمد ایوب خٹیاں	خان محمد	مڑہ بنگوان تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
260	محمد احمد رضا	مولانا محمد حسین	محلہ احمد پورہ تحصیل شیخوپورہ
261	محمد عمر	محمد رمضان	بھدرہ مینارہ تحصیل شیخوپورہ
262	محمد عرفان	ہدایت علی	چک گرداس تحصیل شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
263	سید محمد علی رضا	افتخار احمد شاہ	گلی نمبر ۵ چڑھ منڈی لاہور
264	محمد فیض الرسول	محمد نواز	غازی پور بستی سائقی والا تحصیل جلالپور بہاولپستان
265	غلام مرتضیٰ	قاری غلام مصطفیٰ	حاکم سدھار کے تحصیل و بیلا پور ضلع اوکاڑہ
266	محمد بلال علی	محمد ذوالفقار علی	گلی نمبر ۹ غازی پارک نیو شاد باغ لاہور
267	محمد شہریار	حاتی محمد اقبال	کریم پارک لاہور
268	قاسم شہید	محمد شہید	مکان بی ۳۳۷ ہائی گیٹ لاہور
269	محمد حامد	حافظ محمد امین	موری گیٹ لاہور
270	حبیب اللہ	کریم بخش	جھکھو والہ معصومی ضلع ڈیرہ غازی خان
271	علی رضا سمیل	محمد سمیل	شام گلی کوالمنڈی لاہور
272	عبدالستار وسیم	محمد وسیم	جہانگیر پارک نیو شاد باغ لاہور
273	محمد نعیم	محمد یونس	شام نگر لاہور
274	شیر امیر الدین شہزاد	سراج الدین	کوچہ سلطانی اردو بازار لاہور
275	محمد آصف	محمد اعظم	کرکے ڈاکخانہ کھاریا والا تحصیل شیخوپورہ
276	محمد عثمان نعیم	محمد نعیم	محلہ کیمہ والا موری گیٹ لاہور
277	عبدالرشید	حافظ عبدالجید صدیق	تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ

278	محمد عید عمر	محمد عمر	محلہ شیرازی لوہاری گیٹ لاہور
279	محمد عاطف رفیق	محمد رفیق	جا کے محمد کشمیر کالونی ضلع گوجرانوالہ
280	محمد اوریس	محمد اکرم	خانقاہ شریف ضلع بہاولپور
284	محمد جان شیر	جہاز بھبھان	برقہام تحصیل کالام ضلع سوات
282	محمد حیدر نعیم	محمد نعیم	مدینہ سید احمد لاہور
283	محمد نواز	محمد شفیق	مچلی منڈی لاہور

فارغ التحصیل حفاظ کرام مدرسہ نور جامعہ نظامیہ رضویہ قرخ آباد شاہدرہ لاہور (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
284	محمد فاروق	محمد بخش	ضلع مظفر گڑھ تحصیل علی پور ڈاکخانہ خیرپور
285	محمد ارسلان ارشد	محمد ارشد	ڈاکخانہ خاص بنگوان تحصیل ضلع ننگران صاحب
286	محمد شہباز	محمد نواز	تحصیل ضلع اسمہ ڈاکخانہ شاہکارہ محلہ قاضی آباد
287	محمد بلال	محمد اسلم	نئی آبادی رحمت آباد تحصیل ضلع گوجرانوالہ
288	محمد راجیل ظفر	ظفر اقبال	تحصیل ضلع سوات ڈاکخانہ کھنڈال

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ نبی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
289	سید عابد حسین شاہ	سید محمد اقبال حسین شاہ	کنڈیش پورہ تحصیل مٹن آباد ضلع بہاولنگر
290	سید احمد عظیم شاہ	سید عظیم شاہ	بستی کراں والی ڈاکخانہ نام پورہ ضلع بہاولنگر
291	فیصل اعظم	اعظم	خالد روڈ مسلم سبک محلہ رسول پورہ ضلع شیخوپورہ
292	شاہد محمود	محمد اسلم	جنڈیالہ روڈ محلہ معراج پورہ ضلع شیخوپورہ
293	محمد بلال احمد	نذر محمد	تحصیل نوشہرہ روڈ کاس ضلع گوجرانوالہ کاس تھوسویا



294	نعمان اعظم	محمد اعظم	محلہ نئی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ
295	محمد قاسم علی	محمد یوسف	گاؤں کڑگل تحصیل ضلع شیخوپورہ
296	محمد تقی محمد حیدر	محمد عظیم حیدر	شاہ کالونی روڈ محلہ رسول نگر شیخوپورہ
297	زین العابدین	محمد سلیم	محلہ نئی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ
298	محمد عرفان	گلزار حسین	گاؤں اجنیا نوالہ دینہ چوک ضلع شیخوپورہ
299	محمد اسد خالق	خالق حسین	محلہ شمس آباد فاروق آباد ضلع شیخوپورہ
300	مقصود احمد	محمد جیل	تحصیل دکانوہ سیر ضلع لاڈکانہ سندھ
301	محمد شیر احمد	محمد خیر اللہ	ڈاکخانہ گوری کوٹ تحصیل شونہر ضلع استور
302	جنید احمد	رشید احمد	رسالہ چک نمبر ۵۲۳ تحصیل ضلع شیخوپورہ
303	محمد سجاد علی	محمد اشرف راجی	جینڈا چک نمبر ۵۲۳ تحصیل ضلع شیخوپورہ
304	محمد رمضان	محمد ارشد	محلہ جیون پورہ چھوٹا نیل آباد روڈ شیخوپورہ
305	محمد ارسلان	حاجی محمد ثار احمد	محلہ نئی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ
306	محمد وقاص انجم	حاجی محمد دین	تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گاؤں سہوال
307	محمد اویس	عدیل اشرف	محلہ فاروق سنج جٹ یالہ روڈ ضلع شیخوپورہ
308	ارسلان ارشد	محمد ارشد	محلہ فاروق سنج جٹ یالہ روڈ ضلع شیخوپورہ
309	عبدالواحد	مشتاق احمد	مرزا درکان تحصیل ضلع شیخوپورہ
310	محمد باہر علی	مشتاق احمد	ٹھہر مانک تحصیل نوشہرہ درکان ضلع کوہرا نوالہ
311	واحد کبیر	نور محمد	ٹھہر مانک تحصیل نوشہرہ درکان ضلع کوہرا نوالہ
312	عدیل احمد	مجید احمد	عمو ٹک ڈاکخانہ خاص تحصیل ضلع شیخوپورہ
313	شہباز محمد الدین	طاہر محمود	مرزا درکان تحصیل ضلع شیخوپورہ
314	محمد نوید	تنویر احمد	سلطان کالونی سرگودھا روڈ شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ سلیمانیہ نظامیہ رضویہ لاہور روڈ شیخوپورہ (2011ء)

درجہ نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
315	سید عرفان	سید حبیب شاہ	گاؤں بانی بالا تحصیل اوکی ضلع مانسہرہ
316	دیسم	محمد اکرم	غشی ہسپتال بند روڈ گلشن دیاں کالونی لاہور
317	محمد وقار	محمد سلیم	گاؤں شوشی تحصیل اوکی ضلع مانسہرہ
318	محمد شوبیر	محمد منظور احمد	گاؤں ریشیاں تحصیل ضلع بٹیاں بالا آزاد کشمیر
319	محمد عمر	منظور احمد	گاؤں کوٹ ڈاکخانہ تحصیل لہیہ ضلع بٹیاں والا
320	محمد انیس	محمد امین	کوٹ عبدالملک تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ
321	عاطف علی	غلام حسین	بالا پارک بیگم کوٹ تحصیل ضلع لاہور
322	وقار حسین	محمد حاتم	ڈاکخانہ خاران تحصیل ضلع خاران بلوچستان
323	دانش علی	لیاقت علی	کوٹ حسین ڈاکخانہ خاص تحصیل ضلع شیخوپورہ
324	محمد کامران	محمد بشیر	ڈاکخانہ گلپال تحصیل جٹ ضلع ایبٹ

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ سندھ روڈ مینارہ شیخوپورہ (2011ء)

درجہ نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
325	کاشف علی	حاجی نذیر احمد	گاؤں بھدرہ مینارہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
326	محمد عمر صدیق	محمد علی	گاؤں بڑی دھری والا تحصیل ضلع شیخوپورہ
327	محمد اسحاق	اطلس خان	گاؤں مندر بر تحصیل بہاؤ پور ضلع ڈی آئی خان
328	محمد الطاف	سلطان احمد	گاؤں جھوک تحصیل پروا ضلع ڈی آئی خان
329	محمد وقاص	محمد یونس	گاؤں دامو آڈ تحصیل ضلع شیخوپورہ
330	عبدالربار	عبدالستار	گاؤں کھاریاں والا تحصیل ضلع شیخوپورہ
331	محمد عمران	امان اللہ خان	گاؤں ڈھوڈا تحصیل ضلع مکی مروت



332	بلال حسین	عابد حسین	گاؤں لوہے کلاں تحصیل ضلع حافظ آباد
333	محمد شمر	محمد رمضان	گاؤں اندلہ کثیرہ تحصیل ضلع کوٹلی
334	ابوبکر صدیق	محمد بشیر	علی پور رائیاس ڈاکانہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حافظ قرآن جامعہ نظامیہ رضویہ ہردیو (شیخوپورہ) (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
335	رضوان علی	معراج دین	گاؤں ہردیو کچھرانوالہ روڈ تحصیل ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ امینیہ رضویہ ہرنج جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
336	سید فتحار شاہ	سید نذر شاہ	گاؤں چلہانہ ریالی تحصیل ضلع مظفر آباد
337	سید توقیر شاہ	سید نور شاہ	گاؤں چلہانہ ریالی تحصیل ضلع مظفر آباد
338	سید محمد غیر شاہ	سید نذر حسین شاہ	کوٹ کرم دین منڈی وار برٹن ضلع ننکانہ
339	محمد رضوان	محمد مشتاق	جھارلا کوٹے والی تحصیل ضلع ننکانہ
340	صدام حسین نورانی	فضل حسین	جلانی موڑ تحصیل ضلع ننکانہ
341	محمد فاروق	محمد فرراز	جلانی موڑ تحصیل ضلع ننکانہ
342	محمد جنید	محمد عارف	جلانی موڑ تحصیل ضلع ننکانہ
343	رشاد اللہ	محمد عارف	جلانی موڑ تحصیل ضلع ننکانہ
344	علی رضا	لکھڑی علی	عالیاں والا تحصیل ضلع ننکانہ
345	مظہر حسین	محمد بوٹا	منڈی وار برٹن تحصیل ضلع ننکانہ
346	شہزاد احمد	علی راحہ	ہریان شریف تحصیل ضلع ننکانہ
347	شاہد منظور	منظور حسین	جیل موڑ تحصیل ضلع ننکانہ

348	محمد نبیل	محمد جمیل	گاؤں وار برٹن تحصیل ضلع ننکانہ
349	محمد طارق	نیاست علی	گاؤں لاکر تحصیل ضلع شیخوپورہ
350	محمد بلال	اللہ لوک	جمبراس تحصیل ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حافظ قرآن مسجد شیخوپورہ ہرنج جامعہ نظامیہ رضویہ (شیخوپورہ) (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
351	محمد جبران	عبدالرزاق	محکمہ رسول پورہ خالد روڈ تحصیل ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
352	اقرا حسین	غلام عباس	پک شاہ پور تحصیل ضلع شیخوپورہ
353	عابد حسین	مشتاق احمد	بجو پک ضلع کوچرانوالہ
354	شفیق الرحمن	محمد صدیق	پک نمبر 65 ضلع سرگودھا
355	محمد عثمان	عباس علی	رام گڑھا ضلع شیخوپورہ
356	محمد دیشان	محمد اسلم	محکمہ رسول پورہ شیخوپورہ
357	محمد جنید	سیف اللہ	بدوہ رائے ضلع شیخوپورہ
358	نوید حسین	غلام رسول	جھارلا کوٹے والا تحصیل ضلع حافظ آباد
359	نور محمد	رحمت اللہ	محکمہ مسلم سنج شیخوپورہ
360	محمد وقاص	محمد باغ	جہانگیر پورہ ضلع شیخوپورہ
361	محمد افضل	غلام رسول	جہانگیر پورہ ضلع شیخوپورہ



فارغ التحصیل کرام مدرسۃ الاسلام جامعہ نظامیہ رضویہ (ایڈٹ آباد) (۲۰۱۱ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
362	محمد وسیم	محمد اسحاق قریشی	نور الہی روڈ ہائڈ سپائ تحصیل ضلع ایڈٹ آباد
363	محمد طفیل	حاجی غلام محمد	پنوال میان شہر منڈیاں تحصیل ضلع ایڈٹ آباد
364	محمد بابر	محمد بنارس	گاؤں باغ ہاڑی تحصیل ضلع ایڈٹ آباد
365	محمد ثاقب	اورنگ زیب	گاؤں مڑی تحصیل اڈی ضلع ہائڈ
366	عبدالحمید	معراج دین	گاؤں ہاڑی نکلیاں تحصیل ضلع مظفر آباد
367	عبدالحمید	معراج دین	گاؤں ہاڑی نکلیاں تحصیل ضلع مظفر آباد

### مبارک باد ..... مبارک باد ..... مبارک باد

امسال جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور شیخوپورہ اور برانچز کے تمام شعبہ جات سے سند فراغت حاصل کرنے والے جملہ علماء کرام، قراء عظام اور حفاظ ذی احترام کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو خدمت دین کے جذبے سے سرشار فرمائے اور قبلہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ترویج و اشاعت دین متین کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی ہمت و توفیق مرحمت فرمائے اور مذاہب باطلہ کے ساتھ ٹکرانے کا حوصلہ دے۔ آمین ثم آمین

منجانب: اراکین ”مجلہ النظامیہ“ لاہور شیخوپورہ

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ

## دستار فضیلت و ختم بخاری شریف

عرس محدث اعظم و مفتی اعظم پاکستان رحمہما اللہ تعالیٰ

بتاریخ:

25 جون 2011ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب

منعقد ہوگا (ان شاء اللہ تعالیٰ)

ملک بھر سے علماء کرام اور مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے۔

بعد نماز عشاء

جلسہ دستار فضیلت  
عرس محدث اعظم  
و مفتی اعظم پاکستان

بعد نماز مغرب

ختم بخاری  
شریف

جامعہ نظامیہ رضویہ

نبی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ

بمقام:

0423-7657314 - 056-3786428





پہلی منزل کے کمرے اور صحنہ کا منظر



کتاب خانہ کا منظر اور مرکزی گلی کا منظر



پہلی منزل کے کمرے اور صحنہ کا منظر



کتاب خانہ کا منظر اور مرکزی گلی کا منظر



جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ میں زیر تعمیر تحفہ القرآن بلاک



جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ میں زیر تعمیر تحفہ القرآن بلاک